188719

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188719
UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ٩٢٣٥٩٧ ١ Accession No. ٢١٨٨

Author [illegible]

Title [illegible]

This book should be returned on or before the date last marked below.

یا ایها الذین آمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما

الحمد وللمنة کہ درین زمان مسعود و اوان محمود رسالہ عمدة المرام سعادت انضمام میمنت التیام المسمیٰ بہ

مظہر الاسلام

۱۳۰۸ھ

فی میلاد

النبی علیہ السلام

از تالیف لطیف مداح جناب خیر الانام مولوی ابو المحمود سید کفایت علی علوی باہتمام منشی محمد عبد الاحد صاحب

در مطبع مجتبائی واقع دہلی طبع گردید

مختصر فہرست کتب مطبع مجتبائی دہلی مناسب کتاب ھذا

مولود مرآۃ الحور ۔ مولود تحفہ اخیار ۔

چشمۂ رحمت مولود مطبع لکھنؤ

مدح مرغوب

منظور حق یہ رسالہ نعت میں منظوم لکھا گیا ہے مطبوعہ نظامی

ناصر الابرار فی مناقب اہل بیت اطہار بزبان اردو

مولد جدید اُردو مجتبائی از تالیفات احمد خان صوفی

مولد شہید از مولوی غلام امام شہید

مولود برزنجی مترجم عربی احمدی ۔

رحمۃ الرحیم از مولوی عبد الرحیم صاحب دہلوی

روضۃ النعیم ایضاً یہ مولود اُردو زبان میں نہایت صحیح

قندیل عرش اُردو مجلس ذکر خیر

سنبلستان رحمت یہ کتاب بھی قابل دید ہے

صبح ازل شام ابد اردو منظوم

زیور ایمان مولود شریف عورات مستورات کی زبان میں

گلزار نعت در نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

حدیقۂ نعت ایضاً مطبوعہ نظامی

تنویر العینین فی تقبیل الابہامین اس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا بیان بھی ہے

وسائل البرکات فی اوراد الصلوۃ علی سید الکائنات

فضیلۃ الذکر ۔

تاریخ مکہ معظمہ حالات بنائے کعبہ شریف

تاریخ مدینہ منورہ ترجمہ اُردو جذب القلوب

تاریخ حبیب الٰہ اردو از مفتی عنایت احمد صاحب

مغازی الرسول اُردو نظامی

فتوح المصر والعراق

سرور المحزون فی سیر الامین المامون

نبی نامہ فارسی کامل در سہ جلد

مجموعہ فتوحات واقدی کامل چہار جلد اصل میں ۔ مغازی الرسول دوسری اور تیسری میں فتوح الشام اور مصر ہر دو یکجا

مولد بہیۃ البیان

بہار خلد مولود منظر النور

راحت القلوب

سرور القلوب الی دیار المحبوب

ذکر الشہادتین از احمد خان صوفی ۔

سر الشہادتین از مولانا شاہ عبد العزیز رح

تقریر الشہادتین

عناصر الشہادتین

جنگنامہ کربلا ۔ فارسی مطبوعہ آگرہ ۔

يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

الحمد و المنة که درین زمان مسعود اول مجموعه رساله عمدة المرام سعادت انضمام میمنت التیام المسمی به

مظهر الاسلام ۱۳۰۸ھ

فی میلاد

النبی علیه السلام

از تالیف لطیف مداح جناب خیر الانام مولوی ابو المحمود سید کفایت علی علوی [illegible] باهتمام منشی محمد عبد الاحد صاحب

در مطبع مجتبائی واقع دهلی طبع گردید

Checked 1963

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حمد اُس ذات مطلق کے لیے	جسنے کن سے دو جہان پیدا کیے
خاک سے آدم کو پیدا کر دیا	نور ظلمت مین ہویدا کر دیا

اللہ اکبر عز اسمہ و اعظم شانہ کہ ذات اُسکی یکتا اور قدیم ہے اور افضل صفات اُسکی رحمٰن و رحیم اللہ رے قدرت کے ستارے واہ رے شان رحیمی کا جلوہ کہ انسان ضعیف البنیان جیسے ظلوم وجہول کو ایک نعمت عظمیٰ سونپ کر اشرف المخلوقات ٹھیرایا اور اُس کے صفحہ حال کو عنوان وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ سے مزین فرمایا اس کو چشم بینا عطا کی کہ ذرہ ذرہ مین اُس کے بے انتہا جلوے دیکھے اس کو گوش شنوا ملے کہ اُس کے فرمان واجب الاذعان اوامر و نواہی بغور سنے اس کو دل دانا عنایت ہوا کہ اُس کی ذات مطلق کو یکتا جانے اس کو زبان گویا بخشی کہ اسکی بیشمار نعمتون کا شکر ادا کرے باینہمہ اُس غنی وحدہ لاشریک کو نہ کسی کی عبادت درکار نہ طاعت کا محتاج

نہ بندگی کی پروا نہ پرستش کی احتیاج عالم کن فکان کی تمام موجودات اُسکی
فضائے قدرت کا ایک چھوٹا سا بوٹا ہی اور دونوجہان کی کل کائنات اُس کے
دریائے صنعت کا ایک ذرا سا بلبلا ہی ہم کیا اور ہماری مجال کیا جو اُس کی حمد وثنا مین
لب ہلا سکین اور اپنی عقل و ادراک و وہم و خیال کیا جو اسکی کنہ حقیقت کو پا سکین اور امکان
کیا جو سوائے حدیث لَآ اُحْصِی ثَنَآءً کے عہدہ حمد سے باہر آسکین سبحان اللہ اس
عاجز مخلوق کو اُس نے محض اپنی شان ربوبیت کا جلوہ دکھلایا یعنی اپنے برگزیدہ
رسولون اور اپنے پیارے پیمبرون کو رہنمائی کے لیے مامور فرمایا جنکی مشعل ہدایت نے
ہمکو سیدھی راہ سجھائی جنکی فروغ رسالت نے ہمارے دل کے فانوسون مین معرفت
کی شمع چمکائی جنکی بدولت ہم نے اپنے آپ کو حادث اُس کو قدیم جانا جنکے سبب ہم نے
اپنے آپ کو بندہ اُس کو معبود پہچانا جنکی دعاؤن کے صلہ مین ایک نعمتِ عظمیٰ ہمارے ہاتھ
آئی جنکی خوشخبریون کے نتیجہ مین ایک دولتِ بے زوال ہم نے پائی وہ کیا جس کے
لیے سازِ ہستی پر نوا ہوا یعنی وہ بلبل بستانِ قدم جو کُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ
وَالطِّیْنِ سے نغمہ سرا ہوا وہ آئینہ قدرت ظہور جس سے فَعَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ
وَالْاٰخِرِیْنَ کا جوہر معنی صورت نما ہوا وہ لعل شبچراغ نبوت جسکی ضو سے طرۂ سُبْحٰنَ
الَّذِیْٓ اَسْرٰی چمک نکلا وہ دُرِّ یتیم رسالت جسکی آب و تاب سے تاج لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ

الا فلاک جگمگا اٹھا وہ طوطی شیرین مقال جسکے لبوں سے وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوحٰی کے رنگ نے جھلک دکھلائی وہ شاہد فرخندہ جمال جسکے کانوں کو لالی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی سے زینت دی گئی وہ شہسوار گرم عنان جسنے میدان دَنٰی فَتَدَلّٰی کو ایک آن مین طے کیا وہ شہریار باعز وشان جسنے مسند قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کو اپنے جلوہ عالم آرا سے شرف دیا وہ مقبول بارگاہ صمدیت جس کا وجود محمود سب سے پہلے جلوہ حقیقت کا آئینہ بنا وہ محبوب درگاہ احدیت جس کا میلاد مسعود تمام انبیا علیہم السلام کے بعد طرہ رسالت مین شانہ کش ہو وہ سراپا شان عظمت و جلال جس سے اول خدا کے سوا کوئی بالاتر نہین اور خدا کے بعد بجز اُس کے کسیکو یہ بزرگی میسر نہین وہ کون سبب آفرینش و کون موجب تخلیق جہان باعث ظہور کن فکان صاحب قرآن حبیب الرحمن رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین خاتم النبیین سیدنا و نبینا و مولانا محمد مصطفی احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا المشتاقون

بنور جمالہ صلوا علیہ و آلہ علوی

کہان زبان و بیان شاہ کی ثنا کے لیے		خدا نبی کے لیے بس نبی خدا کے لیے

ایہا الناس باخلاص نعت شریف جناب خاتم النبیین محبوب العالمین علیہ الصلوۃ والسلام کی لکھنا بشر کے حوصلے سے باہر اور آدمی کے مرتبہ سے بالاتر ہی اللہ اکبر

اسکی رفعت مرتبت کا کیا ٹھکانا جسکی شان مین خداوند تعالی وَكَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيماً فرماوے اسکی اوج منزلت کی کیا انتہا جسکی وصف مین اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ آوے اول سے آخر تک تمام انبیاء علیہم السلام آپ کی وجود سراپا مقصود اور مولود محمود کے مژدے دنیا مین لاتے رہے اور آپ کے فضائل جاہ و احترام اور مجد عز و احتشام کے خطبے اہل عالم کو سناتے رہے مگر حق یون ہی کہ اُس دریائے ناپیدا کنار شرف و عظمت کا وصف نہ بیان ہو سکا نہ ہو سکتا ہی اور نہ سنا جا سکا نہ سنا جا سکتا ہی کیا خوب فرمایا ہے میرزا مظہر علیہ الرحمتہ نے

خدا را انتظار حمد ما نیست	محمد چشم بر راہ ثنا نیست
مناجاتی اگر خواہی بیان کرد	بہ بیتی ہم قناعت میتوان کرد
محمد از تو میخواہم خدارا	الٰہی از تو عشق مصطفی را

آپ کے صحابہ کبار جو آپ پر دل و جان سے نثار تھے اُنکے اظہار ثنا مین زبان بیان عاجز ہی صدیق رضی اللہ عنہ آپکے آئینہ صدق و صفا کا جوہر فاروق رضی اللہ عنہ آپ کے گنجینہ عدل و سخا کا گوہر عثمان رضی اللہ عنہ آپکے خزینہ حلم و حیا کا مظہر علی رضی اللہ عنہ آپ کے مدینہ علم و ولا کا مصدر ہی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ اجمعین

علوی

قدم اُٹھے تو رہِ عشقِ احمدی مین اُٹھے	جو لب کُھلے تو کُھلے ذکر مصطفی کیلیے

حضرات عالی درجات جنکو ذرا بھی جناب مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا لگاؤ ہوگا وہ اس بات کی تصدیق و تمیز کر سکتا ہے کہ آپکا ذکر شریف وہ مزے کی چیز ہی جس سے باخلاص ایتیون کا کبھی جی نہین بھرتا اور ہرگز طبیعت بس نہین کرتی اور یہ جان نواز تقریر کیلئے دلپذیر ہو لمؤلفہ

وہ نبیون کا سرتاج امی لقب — مہ اوج معراج ممدوح رب
وہ ختم رسل خاتم الانبیا — حبیب خدا مصطفے مجتبے
وہ بزم تقرب کا مسندنشین — وہ اوج رسالت کا ماہ مبین
وہ درج صفا کا دمکتا گہر — وہ برج وفا کا چمکتا قمر
وہ گلزار جان کا گل سر سبد — وہ صبح ازل ماہ شام ابد
وہ ممدوح یزدان بخلق عظیم — وہ محمود دوران بفیض عمیم
وہ صبح تجلی کا شمس الضحے — وہ اوج ترقی کا بدر الدجے
وہ کان کریمی جمیل الشیم — وہ شان رحیمی ز سر تا قدم
وہ حادث بصورت بمعنی قدیم — جواد کریم رؤف رحیم
وہ اللہ کا سب سے پیارا نبی — نبی کون یعنی ہمارا نبی
وہ عصیان کے آفت زدونکا نصیر — ضعیف امتون کا قوی دستگیر

وہ امت کا اپنی نہایت رفیق
بہت مہربان انتہا کا شفیق

نصیبوں کے اچھے وہ اہل زمان
شفیع الوریٰ جنپہ ہو مہربان

زہی انکے طالع خوش ان کے نصیب
جنھیں دوست رکھے خدا کا حبیب

خوشا وہ گروہ سعادت قرین
ہو جنکا نبی خاتم المرسلین

مبارک ہی وہ امت محترم
خدا جسکو فرمائے خیر الامم

زہی بخت ہم کو یہ دولت ملی
سلام اسپہ جسکی بدولت ملی

کہو ایُّہا الحاضرین انام
علیہ الصلوٰۃ الف الف السلام

ای حبیب خدا کے جان نثار و ای محبوب کبریا کی پیارو جاننا چاہیے کہ جس طرح ذات بابرکات مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والسلام افضل کائنات و مفضل انام ہے اسی طرح آپکا ذکر خیر بھی اعاظم اذکار سے ہی زہی نصیب اُن مسلمانون کے جو اپنے اوقات کا ایک بڑا حصہ اس مبارک کام مین صرف کرین اور آپ کی حضور مین بسرور خاطر درود و سلام کے ہدیے پیش کرتے رہین اور درود شریف کے فضائل کلام پاک اور احادیث صحیحہ اور روایات معتبرہ سے اچھی طرح ثابت ہین چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مجید اور فرقان حمید مین ارشاد فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ اور فرشتے

درود بھیجتے ہین نبی پر اے ایمان والو تم بھی اُس پر درود بھیجو اور سلام۔

روایت منقول ہے کہ جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک کمال خوشی سے ایک نور کا مرقع بنگیا اور آپنے اصحاب کبار رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ آیہ رحمت ایک عجیب مژدہ ہے اللہ کے رسول اور اُسکے ساتھیون کے لیئے اور مجکو عزیز تر ہے دنیا مین سب نعمتون سے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ہماری جان آپ پر قربان اُسکی حقیقت سے بھی شرف آگہی چاہتے ہین فرمایا کہ یہ راز ہے اگر تم نہ پوچھتے تو نہ بتلایا جاتا پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ جلشانہ نے اس آیہ رحمت کے ساتھ دو فرشتون کو مامور فرمایا ہے کہ جب کسی مسلمان کے آگے میرا نام لیا جاتا ہے اور وہ مجھپر درود بھیجتا ہے تو وہ دونون فرشتے کہتے ہین غفر اللہ لک یعنی اللہ تجکو بخشے اور اللہ تعالی اور تمام ملائکہ اُسوقت آمین کہتے ہین اور اگر وہ شخص درود نہین بھیجتا تو فرشتے نفرین کرتے ہین اور کہتے ہین لا غفر اللہ لک یعنی نہ بخشے تجکو اللہ تعالی علوم

پڑھو درود پڑھو مومنو درود پڑھو		خدا کے حکم سے غافل نہو خدا کے لیے

روایت فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدْ جَفَانِیْ یعنی جسکے روبرو مین ذکر کیا جاؤن اور مجھپر وہ شخص درود نہ بھیجے تو اُسنے مجھپر ظلم کیا اور فرمایا وَشَقِیَ عَبْدٌ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ یعنی بدبخت وہ شخص ہے

جو مجھپر درود نہ بھیجے درحالیکہ مین اُس کے سامنے ذکر کیا جاؤن روایت
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
درود بھیجنا گناہون کا گھٹانیوالا اور پاک کرنیوالا زیادہ ہے آگ بجھانیوالے
پانی سے روایت اور حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو درود بھیجتا ہے نزدیک سے مین اُس کو
اپنے کانون سے سنتا ہون اور جو دور سے درود بھیجتا ہے تو میرے پاس
فرشتے پہنچاتے ہین بقید نام و نشان درود بھیجنے والے کے روایت منقول ہے
کہ محمد بن سعد بن مطرف کا معمول تھا کہ سونے سے پہلے بتعداد معین درود شریف
پڑھا کرتے تھے ایک رات دولت دیدار سے اپا انوار سے مشرف ہوے یعنی عالم
رویا مین دیکھا کہ تمام مکان نور جمال باکمال سے روشن ہو گیا اور سارا گھر عطر آیات
قدس سے مہک نکلا اور ارشاد فرمایا کہ بہت راضی ہے تجھسے اللہ اور اُس کا
رسول اس درود بھیجنے پر اور فرمایا نزدیک لا اپنا مونہ کہ بوسہ دون مین اس پر
راوی کہتا ہے کہ اپنا دہن پیش کرنے مین مجکو حجاب تھا پس حضور نے میرے
رخسار پر بوسہ دیا جب بیدار ہوا اپنے مسکن کو مشک و زعفران کی خوشبو سے
مہکتا پایا اور آٹھ روز تک رخسار سے مشک کی خوشبو آتی رہی صلوٰۃ علیہ و آلہ

اقوال صادقہ سے ثابت ہی کہ ورد صلوۃ دنیا مین وسیلۂ خیر و برکات ہی اور عقبےٰ مین ذریعہ بخشش و نجات شفا دیتا ہی بیمارون کو اور چھوڑا دیتا ہی غم کے گرفتارون کو اور اس کے سبب مال مین برکت اولاد مین ترقی ہوتی ہی اور یہ بھی خواص درود شریف سے ہی کہ اُس کے عامل کو محبت کامل جناب باری عز اسمہ اور اُسکے محبوب جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کی حاصل ہو جاتی ہی اور یہی عین ایمان اور مدار اسلام ہی

غزل المؤلفہ

حبیب حق کے محبو پڑھو درود و سلام
نبی کے چاہنے والو پڑھو درود و سلام

یہ مفت ہاتھ سے جاتی ہی دولت کونین
کدھر خیال ہی لوگو پڑھو درود و سلام

جو چاہتے ہو گناہون سے پاک ہو جاؤ
رسول پاک پہ یارو پڑھو درود و سلام

خدا کو یاد کرو مصطفے کو یاد کرو
خیال و خواب کو چھوڑو پڑھو درود و سلام

نعیم جنت و دار السلام خلد برین
جو چاہو مفت مین لیلو پڑھو درود و سلام

جنان کے تحائف و طوبی کے تاکنے والو
سحر کو شام کو شبکو پڑھو درود و سلام

گنہ کے خوف سے راتون کے جاگنے والو
شفیع حشر کو چاہو پڑھو درود و سلام

یہی دوام بقا ہی یہی بقائے دوام
تمام عمر عزیزو پڑھو درود و سلام

عمل قبول نہین اس بغیر اے علوی
ہماری بات کو لکھ لو پڑھو درود و سلام

یَا مَعْشَرَ الوَرٰی عِنْدَ ذِکْرِہٖ تَعَظَّمُوْا	عَلٰی مُحَمَّدِ نِ المُصْطَفٰی صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا
اے مرے رب کریم تجکو ہزاروں سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام درود

ای محبوب خداکے باا خلاص امتیو فخر کرنے کا مقام ہے کہ جناب خاتم النبیین رحمۃ للعالمین جیسا اللہ کا پیارا امت کا شفیق ہماری ہدایت کے لیے جلوہ فرما ہوا جسکی بدولت خداوند کریم نے ہمکو سب امتون سے بھلا کہکے پکارا ہمارے دین کو کامل اور آسان کیا ہمپر اپنی ساری نعمتین تمام کین ہمارے جانے سے پہلے اور امتون پر جنت کو حرام فرمایا ہمارے دین کو سب دیان و ملل کا ناسخ ٹھیرایا ہمارے اوپر احکام فریضہ قلیل مقرر کیے اور اجر جزیل دیے ہماری آسمانی کتاب کو دشمنون کے تصرف سے محفوظ رکھا ہم کو رمضان مین ایک رات کی عبادت کا ثواب اور امتون کی ہزار مہینے راہ خدا مین جہاد کرنیسے زیادہ دیا غرض یہ جو کچھ دولت بے بہا ہم کو ملی اُسی عین مقصود کا صدقہ اور اُسی ذات مجمع البرکات کا طفیل ہے چنانچہ اللہ تعالی اس آیۂ کریمہ مین اپنے حبیب کی شفقت و رحمت جتلاتا ہے لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ یعنی تحقیق آیا ہی تمھارے پاس وہ پیغمبر جو تمھاری جنس سے ہے اور اُس کو تم خوب جانتے ہو اُسکو گوارا نہین وہ بات

جو تم کو مشقت مین ڈالے اور بہت خواہش اور تلاش رکھتا ہی وہ تمھاری ترقی کے لیے اور اُسکی کمال شفقت اور رافت اور مہربانی ہی مومنون پر۔ لمؤلفہ

بھلے نصیب مین اُن خوش نصیب بندونکے		جو مقتدی ہین محمد سے مقتدا کیلیے

افسوس کہ ایسے ولی نعمت اور شفیق غمگسار پر ہم اپنا جان و مال نثار نہ کرین اور ایسے خواجہ بندہ نواز کی پرورش کا شکریہ تہِ دل سے بجا نہ لائین اور آپکے اذکار مکارم اخلاق اور اظہار محاسن اشفاق کو اپنی سعادت دارین کا ذریعہ نہ ٹھہراوین اور آپکے فضائل و محامد باہم معرض بیان مین نہ لاوین اور اسپر فضل اسلام کا دعوی شرف ایمان کا زعم امتی کہلانے کی خوشی مگر جنکے باعث یہ سارے فخر حق بجاب گنے جائین اُن کی عظمت سے بالکل بیخبر اُن کے ادائے حقوق سے محض نادار اُن کے جادۂ محبت سے منزلون دور ای حضرات کیسے بے خبر پڑے سو رہے ہو کسلیے اپنا انمول وقت کھو رہے ہو دیکھو آفتاب سر کوہ جا پہنچا بہت اخیر وقت آ پہنچا ذرا بیداری کا سرمہ آنکھون مین لگاؤ جھٹپٹ اُٹھ بیٹھو ہوشیار ہو جاؤ اللہ اور اُسکے حبیب کی میدان محبت مین مردانہ وار در آؤ اور اس راہ مین مال و دولت کیا جان بھی اگر کام آئے تو سبکدوش ہو جاؤ طلب دنیا پر خاک ڈالو

سیدھا جنت کا رستہ لو۔ لمؤلفہ	جناب رحمت عالم کا ذکر و فکر رہے

روایت - قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے	سبب ہے ذکر نبی رحمت خدا کے لیے

نسخہ شفا فی حقوق المصطفیٰ مین آپکے حقوق بہت کچھ درج کیے مین جس کا اصول یہ ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کی تعظیم وتکریم جس طرح بعہد زندگی مستعار واجب تھی وہ ہی اب بھی ہے اور تا قیامت رہیگی لا ادرمانے

کسیکہ خاک درش نیست خاک بر سر او		محمد عربی کا بروے ہر دو سرا ست

اور نصوص قرآنی اور متواتر احادیث سے آپکی محبت کا وجوب اچھی طرح ثابت ہے جناب باری عزاسمہ فرماتا ہے قُل لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی یعنی کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگون سے کہ مین اللہ کا حکم پہنچانے اور قرآن سکھلانے پر مزدوری نہین مانگتا مگر یہ کہ مین ناتے مین تمھارا بھائی ہون مجھے دوست رکھو دوسری جا ئے کلام پاک مین وارد ہے اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ یعنی ایمان والون کو نبی کے ساتھ اپنی جان سے بھی زیادہ لگاؤ ہے صلعم علیہ وآلہ روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ارشاد فرماتے ہین رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ نَّفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یعنی تم مین مسلمان کامل نہین ہوتا جب تک اپنی جان و مال و اولاد اور ماں باپ

اور سارے جہان سے زیادہ مجکو دوست رکھو اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جسنے مجکو دوست رکھا وہ جنت مین
میرے ساتھ ہے روایت ہر کہ ایک شخص جناب نبوی صلے اللہ علیہ وسلم
کی حضور مین حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجکو آگاہ فرمائیے کہ قیامت
کب ہوگی ارشاد ہوا کہ تو نے اُس دن کے لیے کیا عمل کیے ہین یعنی قیامت کا
حال کیا پوچھتا ہے جا نیک عمل کر جو کام آوین اُسنے عرض کیا رُوحِی فِدَاکَ
یا رسول اللہ نہ مینے کچھ ایسی نمازین پڑھین نہ روزے رکھے نہ حج کیے نہ صدقے
دیے مگر اللہ اور اُسکے رسول کو جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہون اور دوست تر
جانتا ہون فرمایا جا تو قیامت کے دن اپنے دوست کے ساتھ ہوگا صلوٰۃ علیہ
و آلہ روایت منقول ہر کہ جب زید بن وثنہ رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ نے حرم سے باہر
قتل کرنے کے لیے نکالا تو ابو سفیان بولا کہ ای زید سچ بتا تجکو گوارا ہے کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری جگہ ہون اور اُن کو قتل کیا جائے اور تو اپنے
گھر مین محفوظ رہے زید رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے مجکو اللہ ایمان بخشنے والے کی
مجکو ہرگز گوارا نہین کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک مین کانٹا لگے
اور مین اپنے اہل و عیال مین چین سے بیٹھا رہون یہ سنکر ابو سفیان کہنے لگا

کہ مین نے کوئی کسیکا دوست ایسا نہین دیکھا جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اُن کے دوست ہین صلو علیہ و آلہ **روایت** مروی ہی کہ حضرت زید بن عبد اللہ انصاری اپنے باغ مین کام کر رہے تھے کہ اُن کے بیٹے نے خبر وفات سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کی سُنائی زید رضی اللہ عنہ نے بکمال زاری جناب باری مین دعا کی کہ الٰہی میری آنکھون سے بینائی زائل کر دے حبیب کے بعد کسیکی صورت دیکھنے کو جی نہین چاہتا **لمؤلفہ**

کر شود گوشم گران محجوب گفتارش بود	کور بہ چشم اگر محروم دیدارش بود

اللہ تعالی نے اُنکی دعا قبول کی اور آنکھون سے بینائی کھو دی اللہ اسیح یون ہی کہ اس راہ دشوار گزار مین چلنا ہر کسیکا کام نہین اور اس محک امتحان پر کامل العیار اُترنا ہر کسیکا پایہ نہین یہ دولت بے زوال صحابہ کبار اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حصے مین آگئی اب جو دعوی کرے چھوٹا موہنہ بڑی بات ہی **شعر** حریفان بادہا خوردند و رفتند + تہی خمخانہا کردند و رفتند + مگر پھر بھی جہانتک ہو سکے اسکی کامین سعی کریں **لمؤلفہ** یا معشر الولاء لذکرہٖ تعظموا + علے محمدن المصطفے صلوا وسلموا

ای مسیر رب کریم تجکو ہزارون سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام و درود

الغرض ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہایت کام کی بات بلکہ حسن انجام کی بات

یہی ہے کہ جناب محبوب کبریا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت کو اپنے دلون مین اخلاص کے ساتھ جگہ دین جیسا کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا یعنے جسنے حکم مانا اللہ اور اسکے رسول کا اُسنے پائی بڑی مراد اور دوسری جاے فرمایا وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ یعنے جسنے رسول کا حکم مانا اُسنے اللہ کا حکم مانا مگر حکم کا ماننا دل کے لگاؤ پر منحصر ہے اسلیے اطاعت مستلزم محبت ٹھیری اور جب محبت نہین تو اطاعت کہان ملولفہ

رضائے حق کی طلب ہے تو یاد رکھ اے دل		ہے فرض حب نبی طالب خدا کے لیے

اور آپکی محبت کیا ہے ہر بات مین ہر کام مین آپکی پیروی کرنا قرآن شریف کی تلاوت محبت اور تعظیم کے ساتھ کرنا آپکے آل و اصحاب و اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ محبت رکھنا مسلمان بھائیون کی مشکلون مین کام آنا اور شفقت کرنا شہر آدمی مسجد کنوان شجر حجر جانور جس چیز کو آپکے ساتھ لگاؤ اور نسبت ہو اُس کو عزیز رکھنا کیا خوب کہا ہے کہنے والے نے ؎

اُقَبِّلُ اَرْضًا سَارَ فِیْھَا جَمَالُھَا		فَکَیْفَ بِدَارٍ دَارَ فِیْھَا جَمَالُھَا

آپکا ذکر شریف کمال ادب و حضور دل سے سننا آپکا نام پاک سنکر ذوق و

شوق سے صلے اللہ علیہ وسلم کہنا بیشتر اوقات آپکا ذکر جمیل زبان پر رکھنا
اس لیے کہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ یعنے محبوب کے ہر وقت یاد
رکھنے ہی کا نام محبت ہی اور ذکر جمیل حبیب پروردگار صلے اللہ علیہ وسلم بہرحال
مثمر برکات او موجب نجات ہے بالخصوص ذکر میلاد شریف کہ آپکے افضل الاذکار
اور خیر الاسمار مین سے ہے اس کے فضائل کتب معتبرہ مین مندرج ہین او رہر مسلمان
محبت والے کے دل پر نقش ہین اس بات مین سب کا اتفاق ہی کہ آپکی ذکر شریف کی
محفل مین بے انتہا رحمت کا نزول ہوتا ہے تمام اہل بزم کو نقد دعا وصول ہوتا ہے
ملائکہ اس محفل پر نازل ہوتے ہین نفوس قدسیہ اس انجمن مین شامل ہوتے ہین
للہ در القائل شعر آسمان سجدہ نماید بزمینی کہ برو ۴ یکدو کس یکدو نفس
بہر خدا بنشینند۔ خصوص جس محفل مین ذکر ولادت شریف جناب خاتم النبیین صلی اللہ
علیہ وسلم کا ہو اُسکی عظمت کا کیا بیان ہو سکتا ہے اور اس ذکر سراپا خیر و برکت
کی محفل کا انعقاد بہیئت اجمالی خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور
اس وقت مین محفل ذکر شریف باخلاص امتیون کے ہان جس ہیئت مجموعی کیساتھ
ہوتی ہی اُسی اجمال کی تفصیل ہے چنانچہ روایت حدیث حضرت عباس رضی سے
منقول ہی کہ ایکمرتبہ نسب پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مین نے کفار سے

کچھ کلمات ناشائستہ سنے اور پریشان خاطر حضور مین حاضر ہوا جناب رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو مین
کون ہون حاضرین نے عرض کیا آپ خدائے پاک کے سچے نبی اور حبیب رب العالمین
ہین آپ نے فرمایا مین محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہون بیشک خلاق مطلق نے
تمام خلق مین مجکو خیر مخلوق پیدا کیا پھر دو فرقے کر کے مجکو بہتر فرقہ مین رکھا
پھر قبیلے قرار دیکر مجکو بہتر قبیلے مین ظاہر کیا پھر خاندان مقرر کر کے مجکو
برتر خاندان مین ظہور بخشا مین خیر محض ہون اپنی ذات مین اور سب سے اعلی ہون
خاندان مین **روایت** حضرت عرباض بن ساریہ سے مروی ہے کہ فرمایا جناب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہنوز آدم علیہ السلام کا کیچڑ اور مٹی مین خمیر تھا اور
مین اللہ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا گیا تھا اور خبر دیتا ہون مین تم کو اپنی ابتدائے
امر سے مین دعا ہون ابراہیم علیہ السلام کی اور بشارت ہون مین عیسی علیہ السلام کی
اور ظہور خواب اپنی والدہ ماجدہ کا کہ دیکھا تھا وقت وضع حمل اور ظاہر ہوا تھا انسے
ایک نور عظیم الشان جس کی روشنی سے دکھلائی دیے محل ملک شام کے
صلو علیہ وآلہ **روایت** منقول ہے حضرت شیخ ابوالخطاب سے کہ جناب
عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے گھر مین ولادت باسعادت کا حال بیان

فرما رہے تھے اور آپ کے فضائل و محامد لوگون کو سُنا رہے تھے اور سُننے والے
خوش ہو ہو کر آپ پر درود و سلام بھیجتے تھے حسن اتفاق سے جناب سرور کائنات
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی وہان نزول اجلال فرمایا دیکھا کہ تمام حاضرین آپ کے ذکر
شریف کی مسرت سے مالامال ہین کمال عنایت سے ارشاد فرمایا کہ مژدہ ہو تم کو اے
لوگو تم سب پر میری شفاعت واجب ہوگئی صلوا علیہ وآلہ روایت حضرت
ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک روز مین جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہمراہ رکاب تھا کہ حضرت عامر انصاری کے گھر جا نکلے وہ اُس وقت میلاد
شریف کا ذکر بحسن بیان گھر والون کو تعلیم فرما رہے تھے اور اُس دن کے عجائب
حالات سنا رہے تھے آپ نے سنکر ارشاد فرمایا کہ اے عامر مبارک ہی تیرا مونھ جس سے
تو نے اللہ اور اُسکے رسول کا ذکر کیا اور اللہ کی رحمت کے دروازے تجھپر کھلے ہوے ہین اور
فرشتے تیرے حق مین استغفار کرتے ہین صلوا علیہ وآلہ روایت حضرت
شیخ ابو موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین ایک رات زیارت جناب سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوا مین نے التماس کیا کہ عمل میلاد شریف بجمیع مراتب
مسرت و انبساط کیسا ہی اسلیے کہ فقہا کو اس مین کلام ہے اور منع کرتے ہین ارشاد
ہوا مَن فَرِحَ بِنَا فَرِحنَا یعنی جو ہماری مسرت چاہے وہ ہماری خوشی کرے ابتہ

ظاہر ہے کہ سب سے بڑی خوشی جناب حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی میلاد شریف کی ہے
خوشا نصیب اُن مسلمانون کے جو اس خوشی کے اظہار مین اپنا نقد و جنس صرف
کرکے ذخیرہ عقبیٰ حاصل کرین لمؤلفہٖ

بیا کہ مدحت ممدوح کبریا گوئیم
دمی محامد میلاد مصطفےٰ گوئیم

بیا ز صل علیٰ خوش ترانۂ سازیم
بذوق نعت نبی چند مرحبا گوئیم

بیا کہ مظہر انوار کردگار اینجاست
ز وصف شان سہ منزل دنیٰ گوئیم

بیا کہ جلوہ حسن نظر فروز اینجاست
سخن ز روی دل آرای مجتبیٰ گوئیم

بیا کہ تذکرہ عشق دلنواز اینجاست
ز ستر معجزہ لعل جان فزا گوئیم

بذکر زلف ز واللیل نکتہ سنجیم
بوصف رخ ہمہ والشمس والضحیٰ گوئیم

ثنای خواجہ کجا من کجا بیا علوی
حدیث صل علیٰ ختم الانبیا گوئیم

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فیوض الحرمین مین فرماتے ہین کہ مین ایک بار
محفل میلاد شریف مین شامل تھا مین نے اس آنکھ سے یا بچشم حال وہان بیشمار انوار
ملائکہ دیکھے اور اس مین انوار رحمت بھی شامل تھی۔ اور منقول ہی کہ جس مکان مین محفل
مبارک ہوتی ہے اُسپر سال بھر تک رحمت کا مینہہ برستا ہے اور اُسکے رہنے والے
حفظ و امان مین رہتے ہین بے انتہا خیر و برکت شامل حال ہوتی ہی اور اس محفل شریف مین

آرائش و زینت بھی منجملہ جوشِ مسرت ہی اور اظہار شوکت اسلام اور عظمت ذکر نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دال ہی اور خصوصاً اس وقت مین کہ ناتوان بینی کی نگاہین اسلام پر گھٹا کی طرح چھائی ہوئی ہین انعقاد محفل میلاد شریف کمال ادب و تعظیم کے ساتھ عین مصلحت ہی زہی قسمت جس کو اللہ تعالی توفیق دے

یا معشر اولیاء لذکرہ تعظموا	علی محمد المصطفی صلوا وسلموا
اے میرے رب کریم تجکو ہزارون سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام و درود

تمہید بیان پیدائش نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ای جناب رسالت پناہی کے محبو۔ اسے حضرت محبوب الٰہی کے مخلصو۔ اب ذرا ہمہ تن گوش ہو جاؤ اور جو وقت نام جناب سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سنو حضور دل سے درود بھیجو کہ صلہ مین دولت ابدی پاؤ لمؤلفہ

آؤ ادب سے مو سنو اس بزم نور مین	آنکھین بچھاؤ انجمن رشک طور مین
تعظیم جان و دل سے ہی اس شاہ کی ضرور	جلوہ خدا کے نور کا ہی جس کے نور مین
ذکر خدا و ذکر حبیب خدا ہی ایک	سر ڈال کر جو دیکھیے جیب شعور مین
ہان عاشقو یہ محفل میلاد شاہ ہے	ہون پیشکش درود کے تحفے حضور مین
ہان شور الصلوٰۃ وسلام اب بلند ہو	ہر لب پہ مرحبا ہو و فور سرور مین

ہان حاضرین بزم سنو گوش ہوش سے — صل علی کا شور ہے غلمان و حور مین
ہان حسن کے نام پاک کہو روحنا فداک — تا جلوہ حضور ہو نزدیک و دور مین
ہان ایہا النبی علیک الصلوٰۃ سے — ہو جاؤ غرق رحمت رب غفور مین
یا معشر الولا فصلوا و سلموا — بیٹھے ہو بزم شافع یوم النشور مین
ہان ورد الصلوٰۃ ہے زاد رہ نجات — محشر مین سائبان ہے تجلی قبور مین
تلوی حضور کا ہی سہارا ہے ورنہ یہان — کچھ جرم مین کمی نہ خطا ہے قصور مین

لمؤلفہ

ایہا السامعین باتمکین — ذکر خیر اب سنو بگوش یقین
ایہا الحاضرین بزم نبی — دیکھو انوار ماہ مطلبی
ایہا الشائقین ذکر حبیب — وقت اظہار مدعا ہے قریب
ایہا العاشقین ختم رسل — سنو ذکر ظہور مظہر کل
واہ وا نور مصطفے کا ظہور — یعنی محبوب کبریا کا ظہور
واہ کیا نور مصطفائی ہے — بخدا جلوہ خدائی ہے
چشم بد دور نور ختم رسل — جس کا ہر جزو نور دیدۂ کل
اللہ اللہ وہ نور فوق النور — پردۂ نور مین جو تھا مستور

جو حقیقت میں جوہر جان تھا	جو نقاب قدم میں پنہان تھا
جو حجاب قدس میں تھا موجود	جس سے سب جزو کل نے پائی نمود
کون وہ بزم قدس کا مسجود	حامداً احمدؐ محمدؐ و محمودؐ

صلوا علیہ و آلہ

ارباب خبر اور اہل معرفت اپنی تحقیق و تصدیق کی رو سے یون تحریر فرماتے ہین کہ جناب احدیت جل جلالہ کا سب سے پہلا جلوہ نور محمدی ہی صلے اللہ علیہ وسلم اور جو ہزارون برس فضائے تقرب مین منظر نگاہ رحمت رہا وہ یہی نور سرمدی ہی جب مشیت الٰہی نے اظہار قدرت چاہا اُس نور حقیقت جوہر قدرت مظہر پر عنایت خاص کی نظر ڈال کر دس حصون پر بانٹ دیا نو حصون سے عرش و کرسی لوح و قلم چاند سورج ستارے فرشتے بہشت دوزخ زمین آسمان شجر حجر جمیع مخلوقات اور کل موجودات عالم کو ہویدا کیا دسوان حصہ اُس دریائے محبوبیت کے دریتیم کی روح بنا اور جبتک رب العباد نے چاہا وہ نور قدرت ظہور ہزارون لاکھون برس مین بہت سے حجاب و پردے طے کرکے عرش و کُرسی کو اپنے جلوے سے زینت دیتا رہا اور حضرت نجم الدین عمر نسفی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب بحر العلوم مین اس حال کو کمال تصحیح اور نہایت توضیح و تشریح کے ساتھ تحریر فرمایا ہے

خلاصہ یہ کہ خلاق مطلق نے جمیع کائنات کے وجود سے ایک کرور چھ لاکھ
ستر ہزار برس پہلے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کیا اور تمام مراتب اور ساری
نعمتون سے بہرہ مند فرما کر ایک بڑی مدت تک جسکی تعداد صحیح طور پر خدا ہی
جانتا ہے اُس نور موفور السرور کو بساط تسبیح وتہلیل پر متمکن رکھا پھر یون خطاب
فرمایا کہ اے میرے حبیب کے نور کچھ جانتا ہے مین کون ہون جواب دیا
تو خالق مطلق اور معبود برحق ہے اور تجھی کو حمد وسپاس لایق ہے جناب باری سے
ارشاد ہوا اے میرے حبیب کے نور خوب پہچانا تونے اب معرفت کی موافق پرستش کر
تا کہ سب کو معلوم ہو کہ سچی پہچان اور کامل معرفت کا نشان اچھی عبادت اور خدمت
بجا لانا ہے یہ سنتے ہی وہ نور دیدۂ قبول فرمان خداوندی کی تعمیل مین مشغول ہوا
ہزارون برسون کے بعد جناب الٰہی سے پھر خطاب ہوا کہ ای نور محبوب تیری
عبادت وخدمت ہم کو پسند آئی اب اس کا صلہ جو کچھ چاہے مانگ لے عرض کیا
ای میرے معبود شرف معرفت کے ذریعہ سے اتنا جانتا ہون کہ مجکو سب مخلوقات پر
برتری بخشی گئی ہے اور میری تخلیق سب سے پہلے ہوئی ہے مگر عالم دنیا مین میرا ظہور
سب کے بعد منظور ایزدی ہے اور مجکو اُسوقت مین اک ایسی قوم کا ہادی اور پیشوا
گردانا گیا ہے جو ادائے فرائض بندگی مین نہایت ضعیف اور ناتوان ہوگی اور

اور بشریت کے مقتضا سے طاعت و اطاعت مین قاصر ہکر رحمت الٰہی کی بہشتر خواہان
ہوگی اب ای ستار عیوب و غفار ذنوب مین آج اپنی عبادت اُن کے حصہ مین
دیتا ہون اور اُنکی آمرزش و بخشش چاہتا ہون حکم ہوا ہم کو تیری خاطر از خواہش
منظور ہے اچھا صلہ مانگا تو نے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ اللہ اکبر کیا مرتبہ ہے

اس ذات سراپا رحمت کا للمؤلفہ		وہ محبوب رحمن قرآن والا	
ہی اللہ اکبر بڑی شان والا		ذرا اُسپہ اللہ کا پیار دیکھو	
جو کچھہ اُسنے چاہا اُسیدم ہوا وہ		لقب رحمت عالمین کسنے پایا	
	وہ ہے خاتم المرسلین جسنے پایا		
لقد ما رأت قط عین الدهور		کمثل النبی نوره فوق نور	

من بعد بحکم خالق دوجہان و خلاق کون و مکان جبرئیل امین خطہ طیبہ مدینہ منورہ مین
آئے اور جناب سید ابرار کی محل خوابگاہ پُر انوار سے ایک مثقال خاک سفید و
طاہر لیگئے پھر وہ خاک پاک بانواع عطریات نور اور ماء معین و شراب طہور اور مشک و
زعفران و بہشتی کافور سے خمیر ہوئی اور اس سے مادہ وجود با جود سراپا
مقصود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بنا اور اس کو تمام عالم بالا مین پھر اکر خوشخبری
سُنائی هذا طینة حبیب رب العالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم للمؤلفہ

وہ طینت بفرمان رب الجلیل
لیے پھرتے تھے حضرت جبرئیل
ندا تھی یہ ہے طینت مصطفے
فقولوا لہا مرحبا مرحبا
کہ ہے موجب خلق عالم یہی
ہوا مایۂ فخر آدم یہی
یہی ہے خدا کا پیارا اب نبی
یہی ہے ہمارا تمھارا اب نبی
یہی سارے نبیون کا سرتاج ہی
یہی زیب اورنگ معراج ہی
سما پر اسیکا ہے محمود نام
زمین پر محمد علیہ السلام
اسی پر ہوا دین حق کا تمام
اسی پر ہے حکم صلوۃ و سلام

المختصر وہ سرمایۂ نور ظہور یعنی مادۂ ذات سراپا نور اک سراج منیر یا قندیل پرتنویر کی شکل آویزۂ گوش عرش بنایا گیا اور سالہا سال نور موفور السرور سے چمکتا رہا جب خداوند جلیل کو اُس آفتاب محبوبیت کا نیک منظر اور اچھی صورت مین ہویدا کرنا مطلوب ہوا تو تمام بنی نوع انسان کے باپ یعنی حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام کو خلعت وجود عنایت فرمایا اور سارے عالم مین پکارا گیا کہ ہان کوئی ہی جو آج اس لعل بے بہا کی خریداری سے اپنے تاج افتخار کو زینت دے

للمولفہ کیست امروز کہ آید سر بازار ازل
تا خرد دُر یتیم صدف عز وجل
ہست ارزان کہ بنقد دل و جان می ارزد
کین ہمان ست کہ ضو یافتہ زو نور اول

یہ مژدہ روح افزا سنتے ہی جناب ابوالبشر آدم علیہ السلام نے گردن آرزو بلند کی اور زبان حال و نطق استعداد سے یون التماس کیا **حافظ**

آسمان بار امانت نتوانست کشید	قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند

الحاصل وہ شعشعۂ انوار ایزدی و لمعۂ جمال احمدی اشرف الکائنات ابوالبرکات حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی کا چاند بنا اور اسکی تجلی سے حضرت آدم علیہ السلام کا سینہ روشن ہوگیا اور ساری مخلوق کے نام معلوم ہوئے اور اسکے طفیل بہشت مین تعظیم و تکریم ہوئی اور اسی نور کی بدولت اللہ تعالی کے حکم سے فرشتون نے اُن کو سجدہ کیا شیطان رجیم تعظیم بجا نہ لایا راندۂ درگاہ ہوا نکالا گیا ؎

یا معشر الولاء لذکرہ تعظموا	علی محمد ن المصطفی صلوا و سلموا
ای مری رب کریم تجکو ہزارون سجود	اپنے نبی پر مدام بہیج سلام و درود

حضرت آدم علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنکھ کھلتے ہی مینے اول یہی دیکھا کہ بہشت کے دروازون اور قبون پر اور درختون کے پتون اور عرش کی پیشانی پر لکھا تھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ اس سے ثابت ہو کہ حدیث صحیحہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللہُ نُوْرِیْ کے یہی معنی نہین کہ سب سے پہلے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو کر وقت ظہور تک حجاب علم الٰہی مین مستتر رہا نہین بلکہ اس سے مقصود

یہ ہے کہ ملائکہ او نفوس قدسیہ اور ارواح طاہرہ وغیرہ بھی جناب خاتم المرسلین حبیب رب العالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اولیت و خاتمیت سے آگاہ کیے گئے تھے

رباعی مؤلف

ای بعد خدا از جملہ پیش آمدہ	حقا کہ نظیر خویش خویش آمدہ
ای ختم رسل چہ مدح سنجد علوی	پیش آمدہ ز وصف بیش آمدہ

غرض وہ نور پاک حضرت آدم علیہ السلام سے جناب عبد اللہ ابن عبد المطلب آپکے والد ماجد تک مقدسہ اصلاب و منزہ ارحام کو اپنے نزول اجلال سے شرف بخشتا رہا چنانچہ فرمایا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنّیِ نُقِلتُ مِن صُلبِ اٰدَمَ اِلیٰ خَیرِ اَھلِ الاَرضِ وَ ثُمَّ وَ ثُمَّ اِلیٰ اَن وُلِدتُ یعنی مین نقل کیا گیا آدم کی پیٹھ سے بہترین آدمیون کی طرف قرنا بعد قرن یہانتک کہ مین پیدا ہوا نسب نامہ شریف معد بن عدنان تک اس تفصیل سے ہے نسب نامہ شریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی ابن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمۃ بن مدرکۃ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اس سے آگے حضرت اسمعیل ذبیح اللہ تک اور ان سے حضرت آدم صفی اللہ تک صحت نہین اور

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس سے زیادہ بیان کرنیوالون کے
حق مین کَذَبَ النَّسَّابُوْنَ فرمایا ہے یعنے آگے راویون نے غلطی کی اور
جناب امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہی کہ فرمایا جناب رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے یَا اَبَا الْحَسَنِ اِنَّ مُحَمَّدًا اِمَامٌ هَاشِمِيٌّ قُرَشِيٌّ نَبِيٌّ حَرَمِيٌّ مَكِّيٌّ
اَبْطَحِيٌّ تِهَامِيٌّ اَصْلُهٗ اٰدَمِيٌّ فَرْعُهٗ نِزَارِيٌّ حَسَبُهٗ اِسْمٰعِيْلِيٌّ بُقْعَتُهٗ حِجَازِيٌّ
شَخْصُهٗ عُلْوِيٌّ نُوْرُهٗ قَمَرِيٌّ قَلْبُهٗ رَحْمَانِيٌّ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۃ

پیشین گوئی انبیا سابقین بہ رسالت جناب خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

اس اثنا مین جو اللہ کا رسول مخلوق کی ہدایت کے لیے دنیا مین آیا اُسنے
جناب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کا مژدہ اپنی قوم کو
سُنایا اور جملہ کتب آسمانی سے پیغمبرون نے آپکی خبر دی ہے بلکہ توریت شریف
مین آپکے اوصاف بیشتر مرقوم ہین اور دعا کی حضرت داود علیہ السلام نے کہ یا اللہ
بھیجدے پیدا کرنے والا طریق کا تا لوگ جانین کہ مسیح ابن اللہ نہین ہے اور یہ
حضرت داود علیہ السلام کی پیشین گوئی اس بات پر مبنی ہی کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو
لوگ اللہ کا بیٹا کہین گے اسلیے دعا فرمائی کہ الٰہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج
تاکہ لوگ معلوم کرین کہ مسیح جنس بشر سے ہین اور توریت پاک مین اسطرح

مذکور ہے کہ اللہ تعالی نے سینا پر تجلی کی اور ساعیر پر چمکا اور فاران پر ظاہر ہوا سینا یعنی کوہ طور جسپر موسیٰ علیہ السلام نے بغیر وساطت اللہ تعالی سے کلام کیا اور توریت پائی اور جلوہ الٰہی دیکھا ساعیر وہ پہاڑ جہان عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی فاران مکہ معظمہ مین ایک پہاڑ ہی کہ اُسکی گھاٹیون مین جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاکر عبادت الٰہی کیا کرتے تھے اور جبریل امین پہلے وہین وحی الٰہی لے کر آئے اور انجیل مقدس مین مسطور ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے اپنے حواریون سے فرمایا کہ مین تمہے دیتا ہون علیٰ جانے والا ہے اور آنے والا ہے دوسرا فارقلیط اور وہ روح حق ہے تمپر چھپی ہوئے بھید ظاہر کرے گا اور ہر اک بات کو بدل ڈالے گا اور میری تصدیق کریگا جس طرح مین اسکی تصدیق کرتا ہون اور اسکو کوئی نہین مار سکتا اُس کا دین قیامت تک رہیگا فارقلیط کے معنی حامد اور مخلص اور رسول کے ہین اور یہ سب جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسمائے پاک ہین للمؤلف

ہو وصف اس شہ دین کا نہ کیسلیے مرغوب	ہے جسکی مدح و ثنا واجب انبیا کے لیے
یَا مَعْشَرَ الْوَلَاءِ لِذِکْرِہٖ تَعَظَّمُوْا	عَلٰی مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا
اے مرے رب کریم تجکو ہزارون سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام و درود

غرض جب نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے جناب عبد اللہ کی پیشانی نیر تابان کی طرح
چمک نکلی تو اُن کی حسن صورت نے وہ شہرت پائی کہ اکثر با جمال عورتین اُن کی
طرف آرزو کا دامن پھیلائے ہوئے کمال محبت سے نظر کرتی تھین مگر وہ
اُس امانت باکرامت کی برکت سے کسیکی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھتے تھے
اسکے سوا بہت کچھہ عجائب و غرائب حالات اُس نور کی برکت سے جناب عبد اللہ کو
مشاہدہ ہوئے جنگل مین جسطرف سے گزرتے سوکھے ہُوئے درخت ہرے
ہوکر اُنپر سایہ کرتے اور جب وہان سے چلے آتے تھے وہ درخت پھر
سُوکھ جاتے تھے کبھی اُس نور اقدس کا جلوہ مشرق و مغرب مین و آسمانین
دیکھتے تھے اور کبھی غیب سے اس طرح آواز سلام سنتے تھے کہ اے عبد اللہ
اک دریائے محبوبیت کا در یتیم تیری صدف صلب سے ظاہر ہونیوالا ہے تجھہ
سلام اور جب کبھی بتخانہ مین جاتے بُت اوندھے گر جاتے اور آواز
آتی تھی کہ اے عبد اللہ ہمارے پاس نہ آئیو ہمارے مٹا دینے والے کا نور تیری
پیشانی مین چمکتا ہے صلوٰۃ علیہ وآلہٖ

تحویل نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

الآخر جب حضرت آمنہ بنت وہب جو قبیلہ قریش مین جامع عفت و عصمت

مشہور اور حسن صورت و سیرت مین یکتائے زمانہ تھین جناب عبداللہ کے عقد نکاح مین آئین وہ نور اقدس بارہوین تاریخ جمادی الآخر جمعہ کی رات مین جناب آمنہ خاتون کی طرف منتقل ہوا اسی سبب سے جناب امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے شب جمعہ کو لیلۃ القدر سے افضل لکھا ہے یعنی جو خیر و برکت و رحمت جناب الٰہی کی طرف سے اس رات مین نازل ہوئی نہ اس سے پہلے ہوئی نہ اس کے بعد کبھی ہو سکتی ہے راوی لکھتا ہے کہ اس رات انوار الٰہی کا جو زمین و آسمان پر سمان اور عرش سے فرش تک فرحت و مسرت کا جوش تھا بدو آفرینش سے چشم زمانہ نے یہ نظر فروز جلوا نہین دیکھا اور شش جہت عالم مین جو سرور و انبساط کی دھوم تھی ابتدائے پیدائش سے گوش روزگار نے ایسا مژدہ نہین سنا - ابیات از مؤلف

شب تحویل نور مصطفوی	لیلۃ القدر سے بھی ہے عالی
شب نہین روز مظہر کل ہے	اک جہان گلشن تجمل ہے
کھلے باغ جنان کے دروازے	بوے خوش سے دماغ ہین تازے
بنگیا آج عالم ایجاد	ہمہ تن مژدہ مبارکباد
آشکارا جمال پنہان ہے	جلوہ کچھ اور ہی نمایان ہے

رنگ باقی جہان فانی مین | ارنی جوش لن ترانی مین
اللہ اللہ وہ نور کا عالم | سارا عالم ہی طور کا عالم
بام کعبے کو بہرہ مند کیا | علم احمدی بلند کیا
ای زہی بخت ای خوشا طالع | مہر اسلام اب ہوا طالع
کی تجلی حبیب یزدان نے | لی پہاڑون کی راہ شیطان نے
خاتم الانبیا کا چمکا نور | ظلمت کفر ہوگئی کافور
غلغلے سنکے اس شہ دین کے | ہوش جاتے رہے سلاطین کے

روایت

حضرت آمنہ آپ کی والدہ ماجدہ سے روایت ہی کہ حاملہ ہونے کے بعد چھ مہینے تک مجکو کوئی بات علامات حمل سے مثل اور عورتون کے معلوم نہوئی من بعد بعالم خواب یا بیداری مین سنا کہ کوئی شخص کہتا ہے ای آمنہ تو حاملہ ہوئی اور جناب سید الاصفیا خاتم الانبیا تیرے بطن سے پیدا ہون گے نام اُنکا محمد رکھیو اور توریت مین اُن کا اسم پاک احید اور انجیل مین احمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم جناب آمنہ فرماتی ہین کہ اُسوقت سے مجکو علم حمل کا ہوا اور وقت میلاد شریف تک عجیب و غریب حالات دیکھنے مین

آئے اور طرح طرح کی خیر و برکت ظاہر ہوئی ایک یہ کہ اُسوقت مین خشکسالی کے سبب قریش پر نہایت سختی تھی اور آسمان نے مخلوق پر تنگی کی تھی جب وہ مہر سپہر نبوت برج حمل مین تشریف فرما ہوا فوراً پانی برسا پہاڑ جنگل درخت ہرے بھرے ہو گئے قحط دور ہوا لوگ آسودہ ہو گئے اور قریش نے اُس برس کا نام عَامُ الْفَتْحِ وَالْاِبْتِہَاجِ رکھا

بہاریہ

گلشن دہر مین ہے آج عجب شانِ بہار / ہے نئی دھنگ سے آرایش عنوانِ بہار
جلوۂ رنگ فضا غازۂ رخسار سرور / خندۂ جوش طرب دست و گریبان بہار
وقف بستان جہان پھول ہین گلشن گلشن / رشک گلزار جنان آج ہے دامان بہار
مرحبا کیا ہی دل آویز ہے اللہ اللہ / بوئے گل موج ہوا جوشِ فضا شانِ بہار
نونہالانِ چمن شوق مین سرگرمِ نشاط / زمزمہ سنج طرب نغمہ سرایانِ بہار
پائے کوبان ہے عجب شان سے رقاص فلک / بلبل سدرہ نشیمن ہے غزلخوانِ بہار
رفت و روئے چمن دہر مین فراش نسیم / رحمتِ حق ہے سحاب گہر افشان بہار
فرش مخمل کا بچھا سبزۂ نوخاستہ سے / کارگاہ چمن دہر ہے کاشان بہار
تر زبان نغمۂ توحید سے اطفال نبات / مترنم ہین تشہد سے جوانانِ بہار
سبزۂ باد صبا مرکبِ نوشاہِ ربیع / لالہ و گل کے محافون مین عروسان بہار

محو نظارہ ہین ہیرایۂ نرگس مین تمام — ہمہ تن چشم بنے پردہ نشینان بہار
طرفہ گو چمنستان مین ہر اک غنچۂ گل — خیر مقدم بلب ہر گل خندان بہار
مژدہ کیا لائی صبا جس سے ہین سب وجد مین نخل — جھومتے ہین نئے انداز سے مستان بہار
کون آتا ہی یہ کیا دھوم ہی معلوم بھی ہے — کیون ہین اس شان سے آراستہ ایوان بہار
آمد اک نو گل نزہت گہہ توحید کی ہے — جسقدر ناز کرے آج ہی شایان بہار
آمد اسکی ہی رہ دیدہ مین ہین جسکی صدا — فرش آنکھون کا بچھائی ہوئی خوبان بہار
نو بر نخلۂ مقصود ہوا جلوہ نما — نور سے روضۂ تقدیس ہے مہمان بہار
زینت باغ قدم ہی چمن آرائی حدوث — عازم سیر ہی اک سرو خرامان بہار
مسند آرائے ظہور آج ہی سلطان رسل — زیب او رنگ تجلی ہی شہان بہار
بارک اللہ لنا شہر ربیع الاول — مرحبا دھوم سے آیا ہی بسامان بہار
اب سے کچھ اور ہی گلزار حرم کی زینت — باغ باغ آج ہی روضۂ رضوان بہار
حبذا تربۂ مشکوی نبی صل علی — ہین جہان غالیہ سا عطر فروشان بہار
دل مین کانٹا سا کھٹکتا ہی سدا شوق جمال — جلوہ فرما ہو ادھر بھی رخ فیضان بہار
علوی مدح سرا گلشن شیرین ہو کاش — قمریے ذکر طرب بلبل دستان بہار

الغرض اُس بہار بیخزان کی آمد آمد نے چمنستان عالم کو مالامال شادابی کر دیا۔ مگر

اسی اثنا مین آپکے والد ماجد جناب عبد اللہ نے بحالت سفر دار فانی سے سفر کیا عبد المطلب کو اس غم جان گداز اور الم جان خراش نے بیحد صدمہ دیا اور صدمہ بھی کس لیے نہو بیٹا۔ اور ایسا بیٹا کہ حسن و جمال و فضل کمال مین تمام قریش سے برتر آفتاب اقبال کا نور نظر یکایک آنکھون سے چھپ گیا دوسرے صدمہ کی یہ وجہ کہ ایک گوہر یکتای محبوبیت کہ جو ہنوز رحم مادر مین جلوہ افروز تھا اُس نے یتیم چھوڑا حالانکہ یہ یتیمی اس جوہر فرد بیمثال کی یکتائی پر دال ہے لمؤلفہ

خود جو ہر یکتا و نعم خشش دو جہان است
بیسایہ و در سایہ او کون و مکان است

اب زمانہ اُس صبح سعادت کے ظہور کا نزدیک تر ہے اور بہت جلد آمد جناب خیر البشر ہے

غزل از مؤلف

ہر طرف ہے مژدہ ابلاغ جان آنیکو ہے
صاحب لولاک و مقصود جہان آنیکو ہے

ہان شب میلاد باغ کن فکان مین دہوم ہے
گلشن وحدت کا مرغ صبح خوان آنیکو ہے

نغمہ خوان بلبل کہ اب پھولا گل باغ بہشت
شادمان قمری کہ شمشاد جنان آنیکو ہے

زمزمہ ریز طرب ہے بلبل قدس آشیان
باغ عالم مین بہار بیخزان آنیکو ہے

جلوۂ شمع قدم ہے وقف فانوس حدوث
کنت کنزاً مخفیاً کا خطبہ خوان آنیکو ہے

شور تھا ہان نقد دل لیکر خریدار و چلو
وہ ہے مین اک عنق بازار جان آنیکو ہے

غمزدون کا چارہ فرما بیکسون کا دستگیر	رحمت عالم شفیع عاصیان آنیکو ہی
آفتاب ذرہ پرور خواجۂ بندہ نواز	مہر منظہر مہر گستر مہربان آنیکو ہی
کیا کہون علوی غرض سمت تھی کیا دوام	کہتے تھے سب خاتم پیغمبران آنیکو ہی

الحاصل عہد آدم علیہ السلام سے تخمیناً چھہ ہزار سات سو پچاس برس کے بعد جب وہ تجلی کدۂ حمل ماہ نہم مین مہ کامل ہوا ایکدن بھی نہ گھٹا بڑھا کہ ربیع الاول کی بارھوین تاریخ پیر کے دن نور کے تڑکے اُس مہر نیمروز عظمت و جلال نے ساحت حدوث کو تجلی زار قدم بنایا یعنی جناب رسول الثقلین امام القبلتین سیدنا وشفیعنا فی الدارین انیس الغربا محب الفقرا حبیب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے شبستان دنیا کو اپنی شمع جمال عالم آرا سے روشن فرمایا

لمولفہ اب اُٹھو مومنو بصد تعظیم	زیب سر کرکے افسر تسلیم
وہ حبیب خدا ہوا پیدا	جس سے ہی جلوۂ خدا پیدا
احمد مجتبیٰ ہوا پیدا	خاتم الانبیا ہوا پیدا
ہان تولد ہوے رسول کریم	بحر محبوبیت کے در یتیم
ہان یہ مولود وہی مولود	جسکا تھا قدسیون کو حکم سجود
واہ کیا اُس گھڑی کی عظمت ہے	اُتریں حورین زمین پہ جنت سے

ہمہ تن چشم بن گئے سیارے | جھک پڑے جانب زمین سارے
صف بصف سرنگوں تمام ملک | بن گئی سب زمین جواب فلک
دست بستہ ہر ایک روح نبی | بجناب محمدِ عربی
ہر طرف سے حضور خیر انام | پیشکش ہدیۂ صلوٰۃ وسلام
مبدأ المبتدا سلام علیک | منتہی المنتہی سلام علیک
خیر مقدم خوشا سلام علیک | مرحبا مرحبا سلام علیک
السلام السلام ختم رسل | السلام السلام خضر سبل
السلام السلام سیدنا | السلام السلام ہادینا
خواجۂ بعث ونشر صل علی | صدر دیوان حشر صل علی
یا حبیب الالٰہ صل علی | اوج عزت کے ماہ صل علی
یا نبی الوریٰ سلام علیک | یا امام الہدیٰ سلام علیک
خاتم الانبیا سلام علیک | احمد المجتبیٰ سلام علیک
السلام ای مخاطب لولاک | السلام ای معارجِ افلاک
السلام ای جلیس او ادنیٰ | السلام ای انیس ما اوحیٰ
سید المرسلین علیک سلام | شافع المذنبین علیک سلام

افضل الکائنات علیک سلام
وعلیک الصلوٰۃ علیک سلام

ای خدا کے حبیب تجھپہ سلام
دین حق کے خطیب تجھپہ سلام

بے بسوں کے شفیق تجھپہ سلام
بیکسوں کے رفیق تجھپہ سلام

آپ پر یا نبی خدا کا سلام
آپ پر جملہ انبیا کا سلام

آپ پر سارے اہل دین کا سلام
حاضرین ادب قرین کا سلام

بانیٔ محفل ولا کا سلام
علوی ہجر مبتلا کا سلام

ای رسالت پناہ چشم کرم
ای فلک بارگاہ چشم کرم

یا نبی الکریم چشم کرم
بحر خلق عظیم چشم کرم

یارسول خدا کرم کی نگاہ
سرور انبیا کرم کی نگاہ

رحمت عالمین کرم کی نگاہ
اکرم الاکرمین کرم کی نگاہ

ہان برائے خدا نگاہ کرم
ہو ادھر بھی ذرا نگاہ کرم

ایہا المصطفیٰ نگاہ کرم
ایہا المجتبیٰ نگاہ کرم

مدح خوانی کا ہان صلہ ملجائے
کیسۂ نقد مدعا ملجائے

قرۃ العین با صفا ملجائے
مقصد ترک ماسوا ملجائے

ہی فراق اب بہت ہی پر شاق
جلوہ گاہ قدس کا ہون مشتاق

آرزو کیا ہی مدعا کیا ہے | حسرتِ روضۂ معلّیٰ ہے
اب تو مہجور کو بُلا لیجے | اپنے رنجور کی دوا کیجے
لطف میرے نہیں یاں جینے مین | جان بھی نکلے تو واں مدینے مین
مدفن اپنا بقیعِ اطہر ہو | سرمۂ خاکِ رہِ پیمبر ہو
پھر تو ہو جاؤں بحرِ نور مین غرق | رہوں دائم عجب سرور مین غرق
جزوِ خاکی لباسِ نور بنے | جزوِ آبی مئے طہور بنے
آتشی جزو نارِ ذوق بنے | جزوِ بادی نسیمِ شوق بنے
ذرۂ مہرِ سرمدی بنجاؤں | گوہرِ بحرِ احمدی بنجاؤں
درِ شہ کی گدائی ملجائے | پھر تو ساری خدائی ملجائے
پھر تو کچھ شان ہی نرالی ہو | سر مرا اور خاکِ بابِ عالی ہو
شاخِ طوبیٰ بنے عصائے گدا | ہاتھ مین قرصِ ماہ کا کاسا
دوش پر زلفِ حور کا کمبل | آنکھ مین شمعِ طور کا کاجل
حلقۂ چشمِ مہر حلقۂ گوش | لب پہ ہر دم یہ نالۂ سرجوش
یا حبیبَ الالٰہ خُذ بیدی | مَا لِعجزی سِواک مُستَندی
ہو نظر مہر کی تو کیا ہی بعید | عشق مین مرکے پاؤں اجرِ شہید

لوگ پروانہ جمال کہین	ویس قرنی کہین بلال کہین
خاک راہ حضور بنجاؤن	نام سچا محمدی پاؤن

اے ادب شناسان ذکر نبوی اسوقت کہ واقعہ میلاد جناب سید الانام علیہ الصلوٰة والسلام کا معرض بیان مین آیا حضور قلب سے درود و سلام کے ہدیے پیش کرو

للمؤلف

حق کے پیارے حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم	مظہر کل محمود و محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جیسے احد مین پائے احد جیسے احد مین میم احمد	غرق وجوب امکان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہی مہ کامل برج شرف مین پاکنو درج عید فن مین	دیکھو احمد مین میم احمد صلی اللہ علیہ وسلم
چشم و چراغ دودہ رحمت گلبن باغ شرع و حقیقت	مقصد عین و عین مقصد صلی اللہ علیہ وسلم
شان الہی جبین سے پیدا جلوہ داور رخ سے ہویدا	نور مجسم روح مجسد صلی اللہ علیہ وسلم
صاحب تاج انا فتحنا صدر نشین بزم تدلّٰی	دنی سیر او ادنیٰ مسند صلی اللہ علیہ وسلم
اہل صفا کے دل کا سہارا اہل ولا کی آنکھ کا تارا	عشق خدا و حسن محمد صلی اللہ علیہ وسلم
صبح ازل کا مہر انور شام ابد کا ماہ منوّر	نور نگاہ شان موبد صلی اللہ علیہ وسلم
فضل و شرف مین مایۂ غیرت جود و کرم مین آیۂ رحمت	اشرف و افضل اکرم اجود صلی اللہ علیہ وسلم
جسکا پیامی روح الامین ہو جسکا سلامی عرش نشین ہو	اوج شرف کی اسکی کیا حد صلی اللہ علیہ وسلم

علوی عاجز نعت لکھے کیا وصف ہے بالا رتبہ والا | ورد زبان ہر امر مؤکد صلی اللہ علیہ وسلم

غزل دیگر

خدا کے پیارے حبیب داور درود تجھپر سلام تجھپر
ہمارے مولی ہمارے سرور درود تجھپر سلام تجھپر
جمال رحمت ہے تیرا روضہ کمال رافت سے تیرا کوچہ
زہی منور خہے مطہر درود تجھپر سلام تجھپر
بہت معظم بہت مفضل ہزارون آئے نبی و مرسل
ہوا نہ کوئی تری برابر درود تجھپر سلام تجھپر
حساب کے دن جواب کے دن ہر ایک مومن کا ہی معاون
زہے خداوند بندہ پرور درود تجھپر سلام تجھپر
زبان جن و بشر پہ جاری روان حور و ملک مین ساری
زمین کے گوہر فلک کے اختر درود تجھپر سلام تجھپر
تری عنایت کا شکر مولی نہو سکا ہے نہو سکیگا
پڑھے اگر سب خدائی ملکر درود تجھپر سلام تجھپر
ہمارا کیا ہے سلام ہم کیا شہنشہا تیرا ہے وہ رتبہ

کہ آپ بھیجے ہے رب اکبر درود تجھپر سلام تجھپر
یہ ورد مونس ہے بیکسون کا یہ ذکر مخلص ہے بے بسون کا
رفیق اعلے شفیق اکبر درود تجھپر سلام تجھپر
کفیل طاعت تری اطاعت مزیل عصیان تری شفاعت
رسول برحق نبی برتر درود تجھپر سلام تجھپر
سیاہ مست مئی طلب ہون تری زیارت کا تشنہ لب ہون
قسیم کوثر شفیع محشر درود تجھپر سلام تجھپر
نہ وقف طاعت نہ رہن تقویٰ فقط ہی علوی کا یہ وظیفہ
درود تجھپر سلام تجھپر درود تجھپر سلام تجھپر

روایت حضرت آمنہ خاتون آپ کی والدہ ماجدہ سے منقول ہی کہ وضع حمل کے وقت تمام گھر مین اُجالا ہوگیا ہر طرف نور ہی نور نظر آتا تھا اور ایک چادر نورانی زمین سے آسمان تک نظر آتی تھی تین علم سبز مشرق ومغرب مین اور بام کعبے پر دکھلائی دیے اور بہت سی عورتین زیبا منظر دراز قامت نہایت حسن وجمال والی نظر آئین اُن مین سے ایک بولی مین حوّا- اُمّ البشر ہون اُسکے پاس سونے کا ایک طشت تھا

ایک نے کہا مین مریم بنت عمران ہون اُس کے پاس حریر سفید تھا
ایک کہنے لگی مین ہاجرہ اسمٰعیل کی مان ہون اس کے پاس عطر بہشتی تھا
ایک نے ظاہر کیا مین آسیہ فرعون کی بی بی ہون اس کے پاس مندیل سبز
تھی ایک نے بیان کیا مین سارہ اسحاق کی مادر ہون اُس کے پاس
چاندی کی ابریق تھی اور باقیون کی نسبت کہا کہ یہ حوران بہشتی ہین پھر
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُنھون نے طشت مین بٹھلا کر نہلایا حریر سفید پہنایا
مندیل سبز سر پر رکھی عطر بہشتی پوشاک مین لگایا اسکی خوشبو سے سارا گھر
مہک نکلا صلوا علیہ وآلہ روایت حضرت آمنہ خاتون فرماتی ہین کہ آپنے
پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا اور شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اُٹھائی اور امت
عاصی کی مغفرت چاہی پھر ایک سفید بدلی ظاہر ہوئی اور آپ کو
آغوش مین لے کر غائب ہوگئی اُس وقت کوئی پکارتا تھا کہ اس مولود
محمود کو شش جہت عالم مین پھراؤ تاکہ جمیع مخلوقات او رجملہ موجودات اس
ذات بابرکات کو بحسب صورت و صفات پہچانین اور جانین کہ سبب
آفرینش ارض و سما محبوب کبریا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے
آج بزم عالم کو اپنے جمال باکمال سے منور اور نزول اجلال سے مشرف فرمایا

اور اک ابر کا ٹکڑا نظر آیا اُس سے مردون کی آواز کان مین آتی تھی اتنے مین جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک پارچہ حریر مین لپٹا ہوا دیکھا اور تین شخص غیب سے پیدا ہوئے
اُنھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو طشت زمرد مین بٹھلا کر تین بار نہلایا اور
جامۂ حریر پہنایا اور دونون شانون کے بیچ مین مہر نبوت ثبت کی اس مین بخط
نور لکھا تھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ روایت حضرت عبد الرحمن بن
عوف رضی اللہ عنہ کی والدہ شفا فرماتی ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا ہوتے ہی
جسنے پہلے ہا تون پر لیا وہ مین تھی اُسی وقت آپ نے الحمد للہ فرمایا اور کسینے عالم غیب سے
جواب مین یرحمک اللہ کہا اور اُس گھڑی اک نور عظیم دکھلائی دیا جسکی چمک سے
ملک شام کے اکثر محل مین نے اپنی آنکھ سے دیکھے صلوا علیہ وآلہ
روایت عثمان ابی العاص کی ان فاطمہ سے مروی ہے کہ ولادت باسعادت کے
وقت مین وہین حاضر تھی مین نے اک نور دیکھا کہ تمام گھر آمنہ خاتون کا اُس سے
روشن ہوگیا اور دیکھا کہ تارے آسمان سے اتنے جھکے کہ اب زمین پر گر پڑینگے
صلوا علیہ وآلہ روایت سفیان ہذلی سے روایت ہے کہ اُس رات ہمارا
قافلہ ملک شام کی راہ مین تھا صبح ہوتے آرام کے لیے اک جگہ ٹھیرا اور قصد تھا
کہ سو رہین ناگاہ سب نے دیکھا کہ ایک سوار زمین و آسمان کے درمیان معلق ندا کرتا ہے

کہ اے سونے والو اُٹھ بیٹھو یہ وقت خواب کا نہین ہی کیا تم نہین جانتے کہ اس وقت جناب سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے ظہور اجلال فرمایا نیتر اسلام طالع ہوا اور کفر کی تاریکی دور ہوئی راوی کہتا ہے اس واردات سے ہم سبکو بہت ڈر معلوم ہوا جب مکہ مین اپنے اپنے گھر آئے تو معلوم ہوا کہ عبد المطلب کے ہان ایک لڑکا پیدا ہوا ہی اور نام پاک اسکا محمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم المولف

یہ وقت خواب نہین ہے ان منزل ذوق		پڑھو درود و سلام اپنے رہنما کے لیے

روایت منقول ہی کہ وقت ولادت باسعادت تمام روی زمین کے بُت اوندھے مونھ گر پڑے نوشیروان بادشاہ عجم کے محل مین زلزلہ آیا اور شق ہو گیا چودہ کنگرے اُسکے ٹوٹ گئے شیاطین کے تخت اُلٹ دیے گئے سلاطین کی قوت ناطقہ سلب ہو گئی صلوا علیہ وآلہ روایت منقول ہی کہ جب اُس ابر سراپا رحمت نے نزول اجلال فرمایا پارسیون کا آتشکدہ جسمین ہزار برس سے آگ جلتی تھی فوراً بالکل بجھ گیا اور دریاے ساوہ جو عراق عجم مین درمیان ہمدان اور قم کے چھ کوس چوڑا بہتا تھا یکلخت سوکھ گیا اور صحراے سماوا مین کہ ہزارون برس سے دریا کے نام پانی کی بوند تھی نہی جاری ہوئی کہ اب وہ ایک بڑی نہر ملک شام کی مشہور ہے صلو علیہ وآلہ روایت

حضرت آمنہ خاتون سے روایت ہی کہ بعد ولادت شریف عبدالمطلب گھر مین آئے
اور کہنے لگے کہ اس وقت مین کعبے مین تھا یکایک خانہ کعبہ نے مقام ابراہیم مین
سجدہ کیا اور یون کہا اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ رَبُّ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی اَلْاٰنَ قَدْ طَھَّرَنِیْ
رَبِّیْ مِنْ اَنْجَاسِ الْاَصْنَامِ وَاَرْجَاسِ الْمُشْرِکِیْنَ ۰ یعنی بڑا ہی رب محمد کا
جسنے مجکو اسوقت بتون کی نجاست سے پاک کیا اور مشرکون کی ناپاکی سے
بچایا اور ہبل نامی ایک بت جو سب بتون مین بڑا تھا سر کے بل گر پڑا اور کسی
کہنے والے نے کہا کہ اے عبدالمطلب آمنہ کے گھر بیٹا پیدا ہوا اور اُسپر رحمت
الٰہی نازل ہوئی اور وہ ایسا عظیم الشان ہی کہ مخلوق کو کفر کی تاریکی سے نکال کر سیدھی
راہ بتاویگا اور تمام جن و انس کا پیشوا اور نبی ہوگا اے آمنہ مین اس
واقعے سے نہایت متحیر ہوا خیال کیا شاید خواب دیکھتا ہون مگر نیند کا اثر آنکھون مین
بالکل نپایا اسلیے گھبرا کر اس طرف متوجہ ہوا اب تصدیق چاہتا ہون کہ یہ بات
سچ ہی یا صرف میرا خواب و خیال حضرت آمنہ خاتون نے فرمایا سب سچ ہی اور
جو جو عجائب و اقعات نظر سے گزرے تھے سب بیان کیے عبدالمطلب نے
بکمال شوق پوچھا کہ وہ نور نگاہ عظمت و جلال اور قرۃ العین فضل و کمال کہان ہے
جلد دکھلاؤ حضرت آمنہ نے فرمایا کہ ابھی تمھارے لیے اُسکے دیکھنے کی اجازت نہین

محافظان غیب سے تاکید ہو کہ جب تک تمام فرشتے اُسکے جمال بالکمال سے
شرف دیدار حاصل نہ کرلین اور کسیکو ہرگز رخصت دیدنہین عبدالمطلب اس بات کو
سنکر ناخوش ہوئے ناچار حضرت آمنہ نے اُس طرف اشارا کیا جہان آپ
جلوہ فرما تھے عبدالمطلب نے اُس طرف قدم بڑھایا فوراً ایک شخص تلوار کھینچکر
آگے آیا اور ایسی سخت آواز سے دھمکایا کہ عبدالمطلب ہیبت سے کانپنے لگے
اور ڈرکر اُلٹے پھر چلے آئے اور ہر چند چاہا کہ یہ ماجرا قریش سے بیان کرین لیکن
زبان نے کام ندیا ناچار ساکت رہے کچھ نکہہ سکے **لمؤلفہ**

غرض روز میلاد خیر الانام — مرقع تھا اک شان حق کا تمام
وُہ گھر جس مین پیدا ہو شاہ دین — بنا نور سے شکل عرش برین
مکان تھا وہ یا بقعۂ نور تھا — تجلی سے غیرت دہ طور تھا
جہان شور گلبانگ سے باغ باغ — زمین کا سپہر برین پر دماغ
یہ تھا اہل تسلیم کا اژدحام — زمین بنگئی ساری دار السلام
وُہ جلوہ خدائی مین ظاہر ہوا — جو تھا منظر خاص رب العلا
وہ جلوہ جو تھا گوہر تاج عرش — ہوا رونق افزائی اورنگ فرش

القصہ ولادت شریف کی وقت جو جو حالات عجیبہ اور واردات غریبہ ظاہر ہوئے وہ ہرگز

اس مختصر مین نہین سما سکتے بلکہ اپنے اندازہ بیان مین نہین آسکتے - لمؤلفہ

یا معشر اولاء لذکرہ تعظموا	علی محمد ن المصطفی صلوا وسلموا
ای میرے رب کریم تجکو ہزارون سجود	اپنے نبی پر مدام بہیج سلام و درود

بیان رضاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

باتفاق ثابت ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات دن اپنی والدہ ماجدہ آمنہ خاتون کا دودہ نوش فرمایا پھر آپ کو ثویبہ نے دودہ پلایا ثویبہ ابولہب کی پرستار تھی ابولہب نے مژدہ ولادت شریف کا اُسکی زبانی سنکر اسکو آزاد کر دیا تھا صلی اللہ علیہ وآلہ **روایت** حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ابولہب کو مرنے کے بعد مین نے بعالم رویا دیکہا اور پوچھا کہ کیا حال ہی کہنے لگا کہ جس دن سے تہ خاک ہوا ہون سخت عذاب مین گرفتار اور مصیبت مین مبتلا ہون مگر پیر کے دن عذاب مین کمی ہو جاتی ہے اور تخفیف عذاب صرف اسی مسرت کا طفیل ہے کہ ولادت شریف کا مژدہ ثویبہ سے سنکر اس خوشی مین اُسکو آزاد کر دیا تھا اور آزادی کے لیے جس اُنگلی سے اُسکی طرف اشارہ کیا تھا اب پیاس کی شدت مین جب اُسکو چوستا ہون کسیقدر تسکین ہو جاتی ہی اللہ اکبر ابولہب سا کافر

جسکی مذمت مین تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کا مژدہ میلاد شریف سنکر اظہار فرحت کی بدولت عذاب مین کمی کا مستحق ٹھیرے زہے خوش نصیبی اُن ایمان والون کی کہ اس خوشی کو اپنی تمام مسرتون پر مقدم ٹھیرا دین اور اجر جزیل پاوین **لمؤلفہ**

یا معشر اولاء لذکرہ تعظموا	علی محمد ن المصطفی صلوا وسلموا
ای مرے رب کریم تجکو ہزاران سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام و درود

الغرض بعد ثویبہ کے حضرت حلیمہ سعدیہ اس دولت بےبہا سے مشرف ہوئین اور اُنھون نے ذات بابرکات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت جو کچھہ کشائش اور ترقی دیکھی اس کی تفصیل بڑی کتابون مین موجود ہی حضرت حلیمہ قبیلہ بنی سعد سے تھین اور یہ خاندان فصاحت و بلاغت مین ضرب المثل تھا چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین افصح العرب ہون اسلیے کہ قریش مین پیدا ہوا اور بنی سعد مین نشو و نما پائی اور ہوش سنبھالا صلوا علیہ وآلہ **روایت** جناب حلیمہ سعدیہ فرماتی ہین کہ مکے کو آتے وقت میرا دراز گوش ایک ایک قدم مشکل سے اُٹھاتا تھا اسلیے کہ نہایت دبلا اور بودا تھا اور جب مین اس مایۂ خیر و برکت کو اپنے ساتھ لیکر مکہ سے گھر کو چلی تو

وہی دراز گوش سارے قافلہ سے آگے جاتا تھا اور کسیکا مرکب اُسکے گرد کو بھی
نہ پہونچتا تھا تمام زنان بنی سعد ہمراہی یہ ماجرا دیکھکر حیران اور متعجب تھین اور
جس طرف سے گزر ہوتا تھا سوکھی گھاس ہری ہو جاتی تھی اور خشک درخت
تر و تازہ ہو جاتے تھے جس وقت سے آپ میرے مسکن مین رونق بخش ہوئے
افلاس بالکل دور ہو گیا اور بے انتہا خیر و برکت سے مالامال ہوئی اور انوکھے
حالات دن رات نظر سے گزرتے تھے کہ بیان اُن کا اندازۂ تقریر سے باہر ہی
ازانجملہ ایک یہ کہ آپ کے لب و دندان مبارک اگر مین اپنے ہاتھ سے صاف
کرنا چاہتی تو عالم غیب سے کوئی شخص مجھپر سبقت کرتا تھا اسی طرح جھولا جھلانے مین
غیب سے پیش دستی ہوتی تھی اور اکثر غائبانہ کسیکو یون کہتے سُنا کہ اے حلیمہ
تجکو مبارک ہو کہ اس دودہ پلانے کی بدولت سعادت سرمدی تجھے حاصل ہوئی
کبھی رات کو آپ چاند سے باتین کرتے تھے اور جس طرف اُنگلی سے اشارہ
فرماتے تھے چاند اُسی طرف چلا جاتا تھا صلوا علیہ و آلہ **روایت**
حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مین نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب آپ حلیمہ سعدیہ کے پاس چالیس دن کے تھے مین دیکھ رہا تھا
کہ آپ ایک رات چاند سے کچھ بات کہتے تھے اور وہ بھی جواب دیتا تھا

مگر مین ہرگز وہ کلام نہ سمجھا اگر یاد ہو تو بیان فرمایئے آپنے ارشاد فرمایا اے
چچا اُسوقت میرا ہاتھ مضبوط بندھا ہوا تھا اُسکے صدمے سے مین رویا چاہتا تھا چاند
مجکو روکتا تھا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ایک بوند آپکے آنسو کی اسوقت
زمین پر گریگی تو کبھی زمین پر گھاس تک نہ جمیگی مین اُس کے کہنے سے
چپ ہو رہا اور امت پر شفقت کی حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے متعجب ہوکر
عرض کیا کہ یا رسول اللہ اُس عمر مین آپنے امت کو کیونکر جانا فرمایا ای چچا ان دنوں کی
قسم جب مین رحم مادر مین تھا لوح محفوظ پر قلم کے چلنے کی آواز سنتا تھا
اور چاند سورج جو عرش کے نزدیک سجدہ کرتے تھے مجکو سجدہ کا کھٹکا سنائی
دیتا تھا اور فرمایا ای عباس خداوند تعالی نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر پیدا کیے
اُن مین سے دو کے سوا چالیس برس تک اپنی نبوت کا حال کوئی نہ جانا
پہلے جناب عیسی علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی کہا اِنِّی عَبْدُ اللہِ اٰتَانِیَ الْکِتٰبَ
وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا یعنی مین اللہ کا بندہ ہون اُس نے مجکو کتاب دی اور نبی کیا اُسکے بعد
مجکو یہ مرتبہ عنایت ہوا صلوا علیہ وآلہ لمولفہ

سوائے عالم غیب اُسکی انتہا معلوم	یہ انتہا کے ہین رتبے جس ابتدا کے لیے

روایت حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بچپن ہی سے بیکاری اور کاہلی کو بُرا جانتے تھے جب عمر شریف چار
برس کی ہوئی ایک روز پوچھا کہ اے مادر شفقہ دن کو میرے بھائی کہان
چلے جاتے ہین مین نے عرض کیا کہ دن بھر بکریان چراتے ہین آپنے فرمایا
کل سے ہم بھی جاینگے ہر چند اس ارادے سے روکا مگر آپنے پذیرا نفرمایا
ناچار دوسرے دن اجازت دی پھر تو آپ ہر روز صحرا مین قدم رنجہ فرماتے اور
شام کو گھر مین تشریف لاتے ایک روز میرا لڑکا نہایت گھبرایا ہوا جنگل سے آیا
اور پکارا کہ یا اُمّاہُ یا اَبتاہُ جلد اُٹھو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر لو آج یہ سانحہ
گذرا کہ ہم سب ایک جاے بیٹھے تھے کچھ لوگ آئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہاڑ پر
لیجا کر چُھری سے سینہ چاک کر ڈالا آگے معلوم نہین کہ اُنپر کیا گذری جناب حلیمہ
فرماتی ہین کہ مین اور میرا خاوند یہ حال سنتے ہی دوڑے اور پہاڑ پر جاکر دیکھا کہ محمدؐ
صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہین ہمنے جاتے ہی گود مین
اُٹھالیا اور کہا کہ حضرت یہ کیا معاملہ تھا آپنے فرمایا کہ تین شخص غیب سے ظاہر ہوئے
انہون نے اس پہاڑ پر لاکر مجکو لٹایا ایک نے چھری سے سینہ چاک کیا مگر
اس سے مجکو کسیطرح کا صدمہ معلوم نہوا اور پیٹ کے اندر سے آنتین اور کلیجہ
نکال کر برف سے صاف کیا دوسرے شخص نے دل چیر کر کوئی شے جُدا کی

اور کہا کہ یہ حصہ شیطان کا تھا اور دل پر مہر کر دی اُسکی ٹھنڈک اِس دم تک باقی ہے
تیسرے شخص نے شگاف سینہ پر ہاتھ پھیرا فوراً زخم بھر آیا پھر وداع کر غائب ہو گئے سبحان اللہ وبحمدہ

لو فقط بجائے روح ہو رگ رگ مین دردِ عشق نبی		یہ ہے دوا دلِ بیمار کی شفا کے لیے

روایت حضرت حلیمہ فرماتی ہین کہ اس واقعہ کے بعد میرے خاوند اور قوم کی
یہ صلاح ہوئی کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مین آپکی والدہ ماجدہ کے پاس پہونچا دینا چاہیے
چنانچہ حضرت حلیمہ سعدیہ آپکو ساتھ لیکر مکہ کی طرف چلین اثنائے راہ مین کسی جا آپکو بٹھلا کر کہین
قضائے حاجت کے لیے گئین شعر

پھر جو آئین تو نہ پایا شاہ کو		ابرِ قدرت نے چھپایا شاہ کو

یہ حال دیکھکر بہت گھبرائین ہر طرف ڈھونڈا کچھ پتا نشان نہ ملا پھر تو ایک حالتِ یاس و
الم مین کمال درد سے وا محمداہ وا ولداہ کہتی ہوئین مکہ مین آئین اور عبدالمطلب کو اس
واقعہ غریب سے آگاہ کیا عبدالمطلب حال سنتے ہی پریشان ہو کر کوہ صفا پر چڑھے
اور قریش کو پکارا اُنکی آواز سنکر ساری قوم جمع ہو گئی اور پوچھا یا سیدنا خیر تو ہے
فرمایا کہ میرا فرزند جسکا نام محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم گم ہو گیا غرض سب اُنکے ساتھ
ہوئے اور تمام جنگلوں پہاڑون مین دیکھا بھالا کہین پتا نہ پایا ناچار ہو کر عبدالمطلب
کعبے مین آئے اور سات بار طواف کر کے دعا مانگی غیب سے آواز آئی کہ غمگین مت ہو

اپنے بندے کا اللہ آپ نگہبان ہے اور وادی تہامہ مین وہ موجود ہے اُسیوقت عبدالمطلب وہان پہونچے دیکھا کہ آپ کیلے کے پیڑ کے نیچے اکیلے تشریف رکھتے ہین عبدالمطلب نے آگے بڑھکر آپکا نام پوچھا فرمایا کہ اَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِب جب یہ لفظ سنا عبدالمطلب نے آپکو سینہ سے لگایا اور گھر مین لائے حضرت حلیمہ سعدیہ کو بہت کچھ نقد و جنس دیکر رخصت کیا شہید رح

اپنے گھر ہو کے جو رخصت آئی
طرفہ آلودہ حسرت آئی

جائے دلدار جو دیکھی سونی
ہو گئی وحشتِ خاطر دونی

کہتی تھی جب سے وہ پیارا چھوٹا
جی نہین لگتا ہے گھر مین میرا

چمنستان ہے بیابان مجکو
گھر ہوا خانۂ زندان مجکو

غم ہجران سے جو گھبراتی تھی
گھر سے مکہ کو چلی جاتی تھی

پھر محجوب تھا آنا جانا
واہ کیا خوب تھا آنا جانا

یہان نہ آنا ہی نہ جانا بنتا
اور نہ رہنے کا ٹھکانا بنتا

حرص دنیا کے جو پابند ہین ہم
مبتلائے الم چند ہین ہم

پھنسگئے دام مین ہم کیا کیجے
نہین اُٹھتا ہی قدم کیا کیجے

عین دریا مین کسی پیاسے کو
گر نہ دیکھا ہو تو ہم کو دیکھو

ہجر مین خون جگر پینا ہے — بے مزہ جینا بھی کیا جینا ہے
دم نکلتا نہین مجبور ہین ہم — دل سنبھلتا نہین معذور ہین ہم
ہم کو وہان جانیکا مقدور نہین — وہ اگر چاہین تو کچھ دور نہین
کون جا کر دل ناشاد سنے — بیکسون کی وہی فریاد سنے
آستانہ پہ بلاے ہم کو — اپنا دیدار دکھاے ہم کو
ہند سے ہم بھی سفر کر جائین — جا کے اُس دیس مین ہم مر جائین
کام جان اللہ دولت پائے — مشت خاک اپنی ٹھکانے لگ جائے
یا معشر اولاء لذکرہ تعظموا — علی محمد ن المصطفی صلوا وسلموا
اے مرے رب کریم تجکو ہزارون سجود — اپنے نبی پر مدام بھیج سلام و درود

بیان زمان طفولیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

منقول ہے کہ حضرت حلیمہ سعدیہ کے چلے جانے کے بعد ام ایمن جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کی کنیز تھین آپ کی کھلائی مقرر ہوئین۔

روایت ام ایمن فرماتی ہین کہ بچپن مین بھی آپ کو مینے کبھو بھوک پیاس کا شاکی نپایا اکثر اوقات آپ صرف آب زمزم پر قناعت فرماتے تھے اور بیشتر ایک وقت کھانے کو کھاتے تھے اور بچون کی طرح کھیل

تماشے کی طرف ہرگز رغبت نفرماتے بلکہ اگر اور لڑکے اس طرف آپ کو توجہ دلاتے تو آپ
بطور نصیحت اُن کو سمجھاتے اور فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمکو کھیل کھیلنے کے لیے نہین پیدا
کیا الغرض جب عمر شریف چھہ سات برس کی ہوئی تو آپکی والدہ ماجدہ آمنہ خاتون نے مدینہ سے
آتے ہوئے اثنائے راہ مین اس جہان گزران سے انتقال کیا آپکو کمال قلق و صدمہ ہوا **لمولفہ**

کچھ او ذائقہ ہے اس غم و الم مین بھی	یہ لطف عام ہے خاصان کبریا کے لیے

من بعد عبد المطلب آپکی پرورش مین بدل و جان مصروف ہوے اور اپنی
اولاد سے زیادہ پیار کرتے تھے بغیر آپ کے کھانا نکھاتے اور ہرچند کہ جناب
صلی اللہ علیہ وسلم کم سن تھے مگر وہ آپ کی بڑی توقیر او احترام کرتے تھے
اکثر اہل قیافہ نے عبد المطلب سے کہا کہ اس فرزند کی خوب نگہبانی کرو
ہم دیکھتے ہین مقام ابراہیم مین جو نقش قدم ہے اُس سے جتنا اس
فرزند ارجمند کا قدم ملتا ہے آجتک کیسا نہین ملا اور عنقریب اسکو کوئی بڑا
مرتبہ ملنے والا ہے روایت منقول ہے کہ اُن دنون کال کی سختی سے
لوگ بہت پریشان تھے عبد المطلب باِیمائے ہاتف غیب آپکو اپنے کندھے پر
بٹھا کر جبل بو قبیس پر چڑھے اور آپ سے دعا کرائی فوراً مینہہ برسا اور قحط کی
تکلیف جاتی رہی اللہ اکبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا بلند مرتبہ ہے کہ شرف نبوت

سے پہلے ہی طرح طرح کے اعجاز و کرامات اُس ذات مستجمع کمالات سے ظاہر ہوئے
صلوٰۃ علیہ وآلہ روایت راوی لکھتا ہے کہ جب عمر شریف آٹھ برس کی
ہوئی اُسوقت عبدالمطلب کی عمر ایکسو دس یا ایکسو بیس برس کی تھی اُنھون نے
اپنے چھوٹے بیٹے ابوطالب کو جو شفقت و مرحمت اور اچھی چال چلن مین سب
بھائیون سے بالاتر تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت اور تربیت کے
لیے وصیت کی اور اُن کو سونپ کر دنیا سے کوچ کیا ابوطالب آپ کے حقیقی
چچا تھے مگر اپنی بیٹون سے زیادہ آپ کو چاہتے تھے اور کمال محبت سے
آپ کی پرورش مین مشغول رہتے تھے اور آپ کی بدولت ابی طالب نے
بہت کچھ خیر و برکت دیکھی اور عجیب و غریب واقعے مشاہدہ ہوئے جسکی تفصیل کتب
سیر مین بخوبی درج ہے اس مختصر مین گنجایش تحریر نہین **لمؤلفہ**

یا معشر اولی الذکرہ تعظموا		علی محمد نِ المصطفی صلوا وسلموا
اے مرے رب کریم تجکو ہزارون سجود		اپنے نبی پر مدام بھیج سلام و درود

بیان شہرت امانت و دیانت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

روایت مروی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف چوبیس
برس سے متجاوز ہوئی۔ تو آپکی بھلائی اور سچائی اور امانت اور دیانت کی

تمام قریش مین شہرت ہوگئی یہانتک کہ سب آپ کو محمد الامین کہتے تھے
صلی اللہ علیہ وسلم **روایت** ہے کہ خدیجہ خاتون بنت خویلد جو قبیلہ
قریش مین بڑی رئیسہ مشہور اور اوصاف جمیلہ مین طاق حسن وجمال مین شہرۂ
آفاق تھین اُنھون نے اُسی عرصے مین لعالم رویا دیکھا کہ ایک چاند آسمان سے
اُترکر گودمین آگیا اور اُسکی روشنی سارے جہان مین پھیل گئی جب آنکھ کھلی تو
بحیرا راہب سے جو آسمانی کتب کا بڑا عالم تھا خواب کا حال کہلا بھیجا اُسنے کہا
کہ اس خواب کی یہ تعبیر ہے کہ پیغمبر آخرالزمان پیدا ہوئے وہ تم کو اپنے عقد
نکاح مین لائینگے اور تمھارے پاس اُن پر وحی الٰہی اُتریگی اور وہ قبیلۂ قریش
اور بنی ہاشم سے تمھارے رشتہ دارون مین ہین اور نام اُنکا محمد ہے
صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ خاتون اس مژدہ کو سنکر بہت خوش ہوئین
اور اُسی وقت جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اشتیاق نے دل مین
جگہ کی غالب ؎

شرط اسلام بود ورزش ایمان بالغیب		اے تو غائب زنظر مہر تو ایمان منست

یہانتک کہ مال تجارت کی حفاظت کے لیے اُن کو اک امین ومعتمد کی ضرورت
ہوئی اور جناب صلی اللہ علیہ وسلم ان اوصاف مین یکتا اور مشہور تھے آپکے

چچا ابوطالب نے بمصلحت وقت اور فائدہ کی نظر سے آپکے لیے اس کام کو پسند کیا اور خدیجہ خاتون تو خدا سے چاہتی تھین کہ حضور اقدس مین روشناسی کے لیے کوئی تقریب پیدا ہو غرض ابوطالب کے ارادہ پر آگاہ ہوکر فوراً پیام بھیجا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہان آنے کی اجازت دیجیے تشریف آوری کی خوشی مین اپنا مکان خوب سجایا اور لباس پاکیزہ پہنا اور اک باریک پردہ کے پیچھے آپکے انتظار مین بیٹھین اور عالم شوق مین ایسا کچھ کہتی تھین۔ علوی ؎

بے پردہ خوش بجلوہ در آ بالکی حجاب	شوقم جہان جہان بتماشا بر آمدہ

جسوقت جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم وہان رونق بخش ہوئے نہایت ادب و تعظیم سے آپ کو ایک نیا مسند پر بٹھایا اور توریت شریف کھولکر پیغمبر آخرالزمان کے حلیہ مبارک پر نظر کی بعینہ مطابق پایا پھر تو اپنے خواب کے سچے ہونے کا دل مین کامل یقین ہو گیا اور حضور سراپا نور کی دل و جان سے طالب ہوئین گریہ از کسیکہ آگے نکہا علوی ؎

شرط عشق آنکہ چیدمش ہمہ پنہان ماند	
بزبانے نرسد تا سر گوشی نرسد	

المختصر خدیجہ خاتون نے ایک غلام میسرہ نامی جو نہایت معتمد تھا دوسرا اپنا ایک رشتہ دار خزیمہ نام معہ اسباب تجارت آپکے ساتھ کیا اور میسرہ کو الگ بلاکر ایک لباس فاخرہ اور ایک

نہایت سجا ہوا اونٹ میسرہ کے سپرد کرکے سمجھا دیا کہ اے میسرہ جب قافلہ شہر سے باہر پہونچے اور قوم کی نظر سے اوٹ ہو جائے تو یہ لباس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین پیش کیجیو اور اِس سجے ہوے اونٹ پر آپکو سوار کرکے مہار اپنے کندھے پر رکھہ لیجیو اور مثل غلامون کی آپکی خدمت بجالائیو ایسا نہو کسی سبب سے آپ تکلیف اُٹھائین اور بنی ہاشم سے مجکو ندامت ہو اور یاد رکھہ اگر تو یہ خدمت بحسن انجام بجالائے گا تو معاوضہ مین علاوہ بقدر جنس کے خلعت آزادی بھی پائیگا الغرض میسرہ ملکہ عرب کے حکم کے موافق کاربند رہا اور جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس سفر مین بہت آرام سے لے گیا اور خزیمہ کو بھی آپکے ساتھ کمال محبت ہوگئی کسی وقت جدائی گوارا نہ تھی ؎

علوی نہین ممکن نہین ممکن نہین ممکن	خالق جسے چاہے اُسے مخلوق نہ چاہے

روایت منقول ہی کہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ بھی حسب اتفاق اُس قافلہ مین تھے وہ ناسپاس آپ کے احترام سے بہت جلتے تھے آخر میسرہ سے کہا کہ اِس یتیم سے سخت سخت کام لے تاکہ آرام طلب نہو جائے اور تیرا مطیع رہے میسرہ نے جواب دیا کہ مین تمہارا غلام نہین ہون جو کہنا مانون جیسا میری سرکار سے مجکو حکم ملا ہے اُسکی تعمیل کرتا ہون یہ جواب سُنکر وہ بدبخت

چُپ ہوگئے اور اُسیوقت سے حسد کی آگ سینہ مین جل اُٹھی لاأعلو ع
آن درد کہ درمان نپزیرد حسد ست - اثنائے سفر مین جناب صلی اللہ علیہ وسلم سے
بہت کچھ ارہاصات ہمراہیون نے دیکھے اُن مین سے ایک یہ کہ خدیجہ خاتون کے
کئی اونٹ تھک کر چلنے سے رہ گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی
پیٹھ پر اپنا دست مبارک پھیرا فوراً کھڑے ہوگئے اور قافلہ سے آگے چلنے لگے
خزیمہ یہ حال دیکھکر اور بھی معتقد ہوگیا جب قافلہ شہر بصرے کے پاس پہونچکر
ٹھیرا جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اک سوکھے ہوئے درخت کے نیچے جا بیٹھے
وہ اُسیوقت ہرا ہوگیا اور سایہ گستر ہوا بحیرا راہب کا عبادتخانہ بھی وہین تھا
مگر وُہ مرچکا تھا اور اسکا جانشین نسطورا کوٹھے پر بیٹھا ہوا یہ حال دیکھ رہا تھا اُسیوقت
وہ ایک کتاب لیکر نیچے آیا کبھی اُس کتاب کو دیکھتا تھا کبھی آپکے چہرۂ مبارک پر
نظر ڈالتا تھا میسرہ نے پوچھا اے شخص کیا دیکھتا ہے اُسنے کہا قسم ہے
اُس خدا کی جسنے انجیل مقدس حضرت عیسی علیہ السلام پر نازل کی یہ پیغمبر
آخرالزمان ہین اور بیشک یہ وہی ہین جنکے اوصاف مین نے بشتر اگلی
کتابون مین پڑھے ہین پھر کہا اے میسرہ واللہ انکی بڑی شان ہی جو کوئی انکی
اطاعت کریگا اُسکو نجات ہی اور جو انسے پھرا اُسکا کہین ٹھکانا نہین ہے

مولوی حالی پانی پتی	اشعار

وہ شاہ جسکا محب امن و عافیت مین مدام	محبت اسکی حصار حصین امان کے لیے
وہ شاہ جسکا عدو جیتے جی جہنم مین	عداوت اسکی عذاب الیم جان کے لیے

پھر نسطورا نے کہا اسے میسرہ مین نے اپنے علم کی رو سے آپکا یہان تشریف لانا معلوم کیا تھا اور مدت سے مشتاق تھا الحمد للہ کہ گوہر مقصود ہاتھ آیا کاش آپکے نبی ہونے تک میری عمر وفا کرتی تو دین خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے مین اختیار کرتا پھر میسرہ کو وصیت کی کہ تم ملک شام کا قصد ہرگز نکرنا وہان جناب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن بہت ہین مبادا کچھ ایذا پہونچاوین الغرض میسرہ نے اُسکے کہنے پر عمل کیا اور اسباب تجارت سب وہین بیچدیا اور اُسمین ذات بابرکات صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل اتنا فائدہ ہوا کہ پہلے کبھی نہوا تھا آخرالامر مکہ کی طرف روانہ ہوے رستہ مین بہت کرامتین اُس سرچشمۂ کمالات سے اہل قافلہ نے دیکھین ایک یہ کہ جب مکہ تین رات دن کی راہ پر رہا قافلہ نے قیام کیا اور جناب ابوبکر صدیق رض کہ اس قافلہ مین موجود تھے اُنکی صلاح سے میسرہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خیریت رسانی کے لیے خدیجہ خاتون کے پاس بھیجا اور ایک اونٹ بہت آراستہ کر کے آپکی

سواری ہین ﴿یا ابوجہل اور عتبہ نے دشمنی کی راہ سے منع بھی کیا کہ یہ راستہ سے
نابلد اور ناواقف ہین انکو نہ بھیج مگر میسرہ نے کچھہ خیال نہ کیا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مکہ کو روانہ ہوئے تھوڑی دور چل کر نیند نے غلبہ کیا ذرا آنکھہ جھپکی تھی چونکے
تو اپنے مرکب کو مکے کے نزدیک پایا اُسوقت خدیجہ خاتون مع اپنی خواصون کے
قافلہ کے انتظار مین بیقرار تھین **لمؤلفه**

نظر اُسی کی نظر ہو اُسکا دل ہو دل	جو بیقرار رہے دید دلربا کے لیے

روایت نفیسہ کہتی ہین کہ مین اُس وقت وہین حاضر تھی ناگاہ دیکھا
کہ ایک شتر سوار تیز رفتار چلا آتا ہو اوسکے سر پر ایک ابر کا ٹکڑا سایہ
کیے ہوئے ہے قریب پہونچکر معلوم ہوا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین آپ نے
ملکۂ عرب کو میسرہ کا خط دیا اور تجارت مین نفع کا مژدہ سنایا خدیجہ خاتون نے
وہ اونٹ معہ ساز و یراق آپکی نذر کیا اور میسرہ کے خط کا جواب لکھکر آپ کو رخصت کیا
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم باعانت الٰہی اُسیدن قافلے مین پہونچگئے
ابوجہل دور سے دیکھکر کہنے لگا کہ دیکھو ہم پہلے ہی کہتے تھے کہ یہ یتیم راہ سے
ناواقف ہو آخر راہ سے بھٹک کر پلٹ آیا حضرت ابوبکر صدیق اور میسرہ بھی
تاسف کی نظر سے دیکھنے لگے جب آپ نے ملکۂ عرب کا مہری خط دکھلایا میسرہ نے

ابوجہل سے کہا کہ تو راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم راہ راست پہین دیکھو مُہری خط خدیجہؓ خاتون کا میرے نامہ کے جواب مین لائے ہین وہ بدبخت شرمندہ ہو کر چپ ہو رہا علوی

ہر کہ بر خاک درش ننہد سر عجز و نیاز	خاک بر سر باد آن بدبخت نا فرجام را

الغرض پھر قافلہ مکہ مین پہونچا اور میسرہ اور خزیمہ نے جو جو ارھاصات و کمالات جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بدولت دیکھے تھے سب ملکۂ عرب کے روبرو بیان کیے ملکہ نے اپنے وعدہ کے موافق ہزار درم دیکر میسرہ کو آزاد کر دیا اور جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی بدل مشتاق ہوئی لمؤلفہ

یا معشر الولاء لذکرہٖ تعظموا	علی محمد ن المصطفیٰ صلوا وسلموا
ای مرے رب کریم تجکو ہزارون سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام و درود

بیان عقد نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

روایت نفیسہ سے منقول ہی کہ مین خدیجہ خاتون کی ہمنشینون مین انکی بڑی رازدار تھی اُنکا دلی منشا دریافت کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس مین حاضر ہوئی اور بطور خود عرض کیا کہ اگر کوئی عورت باحسن و جمال صاحب زر و مال آپکی ہمقوم ملے تو آپ اسکو قبول فرمائینگے

فرمایا کہ وہ کون ہے نفیسہ نے التماس کیا کہ خدیجہ بنت خویلد اسدیہ آپ نے فرمایا
کہ اس امر مین کون ساعی ہوگا اُسنے عرض کیا کہ مین - چنانچہ اُسیوقت مژدہ
رضامندی نفیسہ نے ملکہ کو سُنایا اور عقد نکاح کے لیے ساعت نیک مقرر ہوئی
اُسوقت عمر شریف پچیس برس کی تھی غرض تاریخ مقررہ پر ابو طالب آپ کو ساتھ لیکر
مع اپنے اقربا کے خدیجہ خاتون کے دولتکدہ پر پہونچے اور وقت نکاح ادھر سے
جناب ابو طالب اور حضرت ابی بکر صدیق نے نہایت فصیح و بلیغ خطبے پڑھے
اور اُدھر سے خدیجہ خاتون کے چچا عمرو بن اسد اور چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل نے
کھڑے ہوکر خطبے سُنائے اور ایجاب و قبول متحقق ہوا اور پانسو درم یا چار سو مثقال
سونے کے مہر ام المؤمنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کا ٹھیرا بعد انفراغ ابو طالب نے
ولیمہ مین ایک اونٹ ذبح کرکے اپنے عزیزون اور قریش کے رئیسون کو کھلایا
اور خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا نے اس خوشی مین لونڈیان اور غلام آزاد کیے اور
اپنا بہت کچھ مال ومتاع آپ پر نثار کیا اور مابقے آپکے تصرف مین دیکر عرض کیا
کہ مین آپکی ایک کمترین کنیز ہون مجکو آپکی رضا کے سوا اور کچھ درکار نہین غرض
پھر جناب خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا خدمتگزاری مین مصروف ہوئین سے

یا معشر اولیاء لذکرہ تعظموا	علی محمد ن المصطفی صلوا وسلموا

اے مرے رب کریم تجکو ہزارون سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام و درود

بیان تفویض مرتبۂ نبوت بآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اے امتیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم جانو اور آگاہ ہو کہ جناب سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زمانۂ نبوت سے قبل بھی کوئی رسم ایام جاہلیت کی نہین برتی بالاتفاق ثابت ہے کہ نزول وحی سے پہلے شریعت ابراہیمی پر آپکا عمل رہا۔ سات برس کی عمر سے گیارہ برس کی مدت تک اسرافیل علیہ السلام آپکی خدمت مین حاضر اور متعین رہے اور کبھی کبھی آپ پر ظاہر بھی ہوئے من بعد انتالیسوین برس تک حضرت جبریل علیہ السلام کو یہ خدمت سپرد ہوئی مگر اس عرصہ مین کبھی دکھلائی نہین دیے روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس زمانے مین مجکو رتبۂ نبوت ملنے والا تھا جس طرف گزرتا ہوتا تھا شجر و حجر اور دیوار و در سے السلام علیک یا رسول اللہ کی آواز آتی تھی اور جب تنہا چلتا تھا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوئی کہتا تھا اور کہنے والا نہ دکھلائی دیتا تھا اکثر سچے خواب نظر آتے تھے غرض اس وقت سے آپکو خلوت اور تنہائی کمال مرغوب ہوئی۔ اکثر اوقات غار حرا مین جو مکہ معظمہ سے تین کوس کے فاصلے پر واقع ہے تشریف لیجاکر عبادت الٰہی کیا کرتے تھے جب سن شریف

پورا چالیس برس کا ہوا تیسری یا آٹھوین تاریخ ربیع الاول کی دو شنبہ کے دن نزول وحی الٰہی شروع ہوا صلوا علیہ وآلہ روایت ہے کہ ایکدن جناب حبیب پروردگار علیہ الصلوٰۃ والسلام غار حرا مین عزلت گزین تھے جبریل علیہ السلام بشکل انسان آئے اور کہا قُمْ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آپ اُٹھکر ساتھ ہوئے اور صغا ومروہ کے میدان مین پہونچے جبریل علیہ السلام نے اپنے پرونکے نیچے سے ایک حریر کا ٹکڑا نکال کر دیا اور عرض کیا کہ پڑھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بے پڑھا لکھا ہون جبریل علیہ السلام نے آپکو آغوش مین لیکر اسقدر دبایا کہ قریب تھا آپ بیہوش ہوجائین پھر چھوڑکر عرض کیا کہ پڑھو آپ نے فرمایا کہ مین پڑھا لکھا نہین غرض جبریل علیہ السلام نے اسی طرح تین بار آپ کو گود مین لیکر دبایا اور پھر کہا اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۞ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۞ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۞ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۞ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۞ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح پڑھا پھر جبریل علیہ السلام نے اپنا پاؤن زمین پر مارا ایک چشمہ پانی کا ظاہر ہوا اس سے وضو کیا طریقہ وضو اور نماز کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھلایا۔ آپ پر اس طرفہ واقعہ سے نہایت دہشت اور ہیبت غالب تھی اسی حالت مین کانپتے ہوئے حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کے ہان تشریف لائے

اور فرمایا زَمِّلُوْنِی زَمِّلُوْنِی یعنی مجکو کچھ اُوڑھاؤ جب وہ خوف اور لرزہ دور ہوا تو آپنے حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا سے یہ ماجرا بیان کرکے فرمایا کہ مین ڈرتا ہون کہین ہلاک نہو جاؤن حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے تسلی کی باتین کین اور کہا معاذ اللہ ایسا ہرگز نہوگا - آپ کو اللہ تعالی نے مجمع حسنات اور منبع برکات پیدا کیا ہی آپ سب کے دُکھ درد مین کام آتے ہین اور صلہ رحم فرماتے ہین آپ کا خود اللہ تعالی حافظ اور نگہبان ہی پھر یہ حال ورقہ بن نوفل نے سنکر عرض کیا کہ حضرت آپ گھبرائین نہین جو شخص آپ کو دکھلائی دیا وہی فرشتہ ہی جو اگلے پیغمبرون کے پاس بھی فرمان خداوندی لیکر آیا کرتا تھا اور عنقریب آپکو کوئی رتبہ عظیم ملنے والا ہی چنانچہ تین برس کے بعد جب مُدَّثِّر نازل ہوئی اور جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم خطاب قُمْ فَاَنْذِرْ سے مخاطب اور امر بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ پر مامور ہوئے تو دعوت اسلام شروع کی آپ کے کلام مین قدرتی فصاحت و بلاغت کے علاوہ ایک عالم دلنشینی اس قسم کی تھی جسکو اعجاز سخن کہتے ہین ذرا بھی تامل نہین ہوسکتا الحق - (غالب) ؎

حق جلوہ گر ز طرز بیان محمد است	آرے کلام حق بزبان محمد است

عورتون مین جو سب سے پہلے مشرف باسلام ہوئین وہ حضرت خدیجۃ الکبری سے

رضی اللہ عنہا ہین اور مردون سے پہلے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ لڑکون سے پہلے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ غلامون سے پہلے بلال حبشی موالی سے زید بن حارث رضی اللہ عنہما ایمان لائے من بعد یونہین روز بروز طالع اسلام نے ترقی کی صلوا علیہ وآلہ لمؤلفہ

وہ مہر جہان فروز چمکا
باقی نرہا نشان ظلم کا
یون اگلے طریق اب ہین عاطل
جیسے دم صبح شمع محفل
ادیان و ملل ہین محو سارے
جس طور سے ڈھوپ مین ستارے
اللہ رے نور مظہر کل
باطل کے چراغ ہوگئے گل
پھولے گلزار معجزون کے
اشجار پھلے کرامتون کے
رحمت کے امنڈ رہی ہین بادل
رافت کے ہرے بھرے ہین جنگل
ہی جوش پہ قلزم شفاعت
وقف عصیان ہی موج رحمت
ہی اوج پہ دین کا ستارا
پُر نور ہوا جہان سارا

یَا معشر اولاء لذکرہٖ نعظموا
علی محمدن المصطفٰی صلوا وسلموا

اے مرے رب کریم تجکو ہزارون سجود
اپنے نبی پر مدام بھیج سلام درود

اے شتاقان محامد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جاننا چاہیئے کہ آپ کا حلیہ مبارک ایک

شانِ الٰہی کا ایسا وقع تھا کہ مثل اس کی زمانہ کی آنکھ نے نہ دیکھا اور نہ دیکھے کیا خوب فرمایا ہے

شاہ عبد الحق علیہ الرحمۃ

حق زچشم اگرچہ ندید ند لیکنش	از دیدن جمال محمد شناختیم

واللہ در القائل لا اعلم

فما نظر العیون مثل جمالہٖ	ولا وضعت انثیٰ لمثل محمد
ولا شرفت ارض بمثل نعالہٖ	ولا سمعت اذن لذکر محمد
ہرچہ اسباب جمالست رخ خوب ترا	ہمہ بر وجہ کمالست کما لا یخفیٰ

بیان اخلاق کریمۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ایہا الشائقین جناب مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق کریمہ بیان سے افزون ہین اور کتب مطولہ اس ذکر شریف سے مملو ہین حاجت تشریح کی نہین حلم وحیا جود وسخا شفقت و رحمت نصفت و معدلت دلیری وشجاعت زہد وریاضت صبر وقناعت ان صفتون کا کمال ذات با برکات نبوی علیہ الصلوۃ والسلام پر ختم ہوگیا نہ اب ممکن نہ پہلے انبیا علیہم السلام مین سے کسیکو یہ مرتبہ نصیب ہوا بلکہ جو جو کمالات جداگانہ سب پیغمبرون علیہم السلام کو غایت ہوئے تھے ذات حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والسلام مین

وہ بھی جملہ موجود تھے اور اسمین کہیں زیادہ شاہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

شاہ رسل شفیع امم خواجۂ دوکون
نور ہدیٰ حبیب خدا سید انام

مقصود ذات اوست دگر ہا ہمہ طفیل
منظور نور اوست دگر جملگی ظلام

ہر رتبہ کہ بود در امکان بروست ختم
ہر نعمتی کہ داشت خدا شد بروتمام

بر داشت از طبیعت امکان قدم کہ آن
اسریٰ بعبدہٖ ست من المسجد الحرام

تا عرصۂ وجوب کہ اقصائی عالم است
کانجا نہ جا ست نی جہت و نی نشان نام

سر لیست بس شگرف در ینجا مپیچ ہان
از آشنائے عالم جان پرس این مقام

روایت منقول ہے کہ جنگ احد مین جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے ہاتھ سے نہایت اذیت پہونچی اور اکثر صحابہ جلیل القدر بھی اس لڑائی مین شہید ہوئے اور آپکے دندان مبارک پر بھی صدمہ آیا اُسیوقت جبریل علیہ السلام مزاج پرسی کے لیئے آئے اُنکے ساتھ ملک الجبال بھی تھا اُسنے بامیا رشیت عرض کیا رُوحی فداک یارسول اللہ اگر ارشاد ہو تو کوہ احد کو کفار پر الٹ دون کہ ان کا نام ونشان باقی نرہے جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے جواب مین یہی دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنی ای خداوند کریم میری قوم کو ہدایت فرمادے وہ میرے مرتبے سے واقف نہین ہین اللہ اکبر کیا

شان رحمت ہی دشمنون کے ساتھہ جسکے لطف عام کی یہ صورت ہو تو دوستون پر
اسکی عنایت کا کیا کہنا اور خصوص امت عاصی کے حال پر تو شفقت کی کچھ
انتہا ہی نہین چنانچہ روایت مروی ہی کہ جناب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم آیہ
وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ کے نزول سے پہلے رات کو کبھی آرام فرماتے اور کبھی
عبادت مین رات بھر قیام ایک شب آپ خواب استراحت مین تھے
کہ جبریل علیہ السلام آئے اور کہا اے حبیب پروردگار و برگزیدۂ روزگار
اللہ تعالے بعد سلام فرماتا ہی کہ آپ گنہگاران امت کی عذرخواہی کے لیے
ہین نہ خواب راحت کے واسطے **لمؤلفہ**

گفت جبریل ای خداوند جمال
اینچنین فرمودہ رب ذوالجلال

کای حبیبم خوش نیاید در نظر
چشم تو آلودۂ خواب این قدر

ای بخود راحت گزینی بہر چیست
اینچنین فارغ نشینی بہر چیست

رحمت عالم ترا نامست و بس
صرف رحمت کن بعالم ہر نفس

شافع امت ترا خوانند ہم
ہان بنہ در سعی آمرزش قدم

گر تو در ایوان راحت منزویست
عذرخواہ عاصیان خلق کیست

نار و البشر بخود آسایشے
امتانت را طلب بخشایشے

الغرض جبریل امین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بطحائے مکہ کی سمت لیگئے اور
امت خطا کار کے احوال سے مطلع کیا المؤلفہ

دید سلطان جرم و عصیان ہائی ما
بی شمار و بی حد و بے انتہا

بر زمین بنہاد سر بہر سجود
وز مناجات و دعا لب بر کشود

کای خدا رحمے با حوال سقیم
خواندہ ام نام تو رحمن و رحیم

من یکے از بندگانت بندہ ام
بر درت از عجز سر افگندہ ام

سر بر افگندہ ز بہر معذرت
بی نیازا با نیازی بر درت

بر در آمد بندہ با حال زار
امتانم را ببخش اے کردگار

ای نہ آخر روئے عالم سوی تست
جملہ ہست و نیست در قابوی تست

اُدھر تو جناب شفیع محشر علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ حال تھا ادھر آپکے اصحاب
کبار اور جمیع خدمتگزار صدمۂ مفارقت سے بیقرار ہو کر ایک جنگل کی طرف
جا نکلے تو کیا دیکھا المؤلفہ

اندران وادی شبانی یافتند
سوی او زاری کنان بشتافتند

جمع گردیدند شان چون گرد او
در میان آمد حدیث پرس و جو

کای شبان بشنیر خضر رہ توئی
از شبان ما مگر آگہ توئی

هیچ می دانی شبان ما کجاست ؎ آنکه رویش غیرت بدر الدجی است
آنکه ذاتش مظهر نور خداست ؎ نام والایش محمد مصطفی است
آنکه آمد رحمة للعالمین ؎ آنکه آید بر درش روح الامین
آنکه از دوریش جانها خسته اند ؎ رشتهٔ صبری ز دل بگسسته اند

آخر چرواہے نے یہ حال سنکر اس طرح جواب دیا ؎ للمؤلف

در جوابش گفت آن مرد شبان ؎ من ازو چیزی نمیدانم نشان
پس چه گویم من دگر لیکن این قدر ؎ کاندرین وادیست غاری تیره تر
با دل ناشاد مردی اندروست ؎ هر زمان یا امتی فریاد اوست
نالهٔ اش صد هول بر دل می نهد ؎ از فغانش لرزه در هامون فتد

یہ بات سنتے ہی اصحاب کبار اس غار تیرہ و تار پر پہونچے دیکھا کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بکمال گریہ وزاری کے ساتھ سر بسجود مناجات میں مشغول ہیں ؎ للمؤلف

گفت هر یک از حبیب کبریا ؎ ای فدای خاک پایت جان ما
یا نبی یا رحمة للعالمین ؎ گریه وزاری ز بهر چیست این
اے پسند آمد چرا دوری ز ما ؎ برد صبر و هوش مهجوری ز ما
گر خطائے رفت از ما امتان ؎ عفو باید خواجه را بر بندگان

تاب ہجران نیست دیگر یا نبی ۔ سخت بیتابیم و مضطر یا نبی
عالمی در چشم ما شد تیرہ تر ۔ کے تواند دید بے نور نظر
تا کجا خورشید پنہان در سحاب ۔ تا بکی ماہ منیر اندر حجاب
جملہ طاعتہاے ما کامد قبول ۔ اے نثار امتانت یا رسول

جناب محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب مین یون ارشاد فرمایا کہ یاروان باتون سے تو اپنے دکہہ درد کی چارہ گری ممکن نہین آخر جناب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا باپ کی حضور مین حاضر ہوئین اور عرض کرنے لگین نظامی رح

ای مدنی برقع و مکی نقاب ۔ سایہ نشین چند بود آفتاب
منتظران را بلب آمد نفس ۔ اے ز تو فریاد بفریاد رس
خیز و شب منتظران روز کن ۔ طبع غریبان طرب اندوز کن

یعنی جناب سیدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ آپ بغیر ہم کو زندگی دو بھر ہے اور آپکی جدائی مین سب کی حالت ابتر ہے۔ لہذا آپ سجدہ سے سر اٹھایئے اور امت گنہگار کا غم نہ فرمائیے قیامت کے دن حسن کا زہرآودہ پیراہن اور حسین کا آغشتہ بخون دامن نجات امت کے لیے کافی ہوگا ارشاد ہوا کہ جان پدر فاطمہ یہ بات بھی انتشار خاطر کو تسکین نہین دیسکتی یہ جواب سنکر جناب سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا نے بکمال زاری مغفرت امت کے

لیے جناب باری میں مناجات کی اور قبول ہوئی سو ناگہ آمد از جناب حق خطاب ثقفی
التجائے فاطمہ شد مستجاب مژدہ مغفرت سنکر آپ شکر الٰہی بجالائے اور دلبری کی طرف متوجہ ہوئے لمؤلفہ

بہانہ جو ہے فقط رحمت خدائے کریم ‖ کہ وقف عام ہے محبوب کی رضا کے لیے

بیان معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اے حاشیہ نشینان محفل ایقان و اے منزل گزینان محمل ایمان اُس ذات سراپا اعجاز سے جسقدر معجزات صادر ہوئے ہرگز حوصلہ تقریر نہین کہ معرض تحریر مین لاسکے جناب خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے تصرفات و کمالات تمام عوالم اجرام و اجسام پر ستارون اور ذرون سے زیادہ روشن اور ہویدا ہین تیمناً کسی قدر بیان کیے جاتے ہین - آپ کا جسد اطہر سراپا نور تھا کبھی زمین پر سایہ نہ گرا - جسم مبارک پر کبھی مکھی نہ بیٹھی - آپکے پسینہ مین ایسی روح پرور خوشبو تھی کہ مشک و عنبر کو میسر نہین جس طرف سے آپ کا گزر ہوتا تھا گھڑیون رستہ خوشبو سے مہکتا تھا اور جس گھر مین آپ جلوہ فرما ہوتے در و دیوار انوار حبیب پروردگار سے منور ہو جاتے تھے آپکے متلاشی کو کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ تھی اور مدینہ طیبہ کا ہر گلی کوچہ اب بھی اُسی نور سے منور اور اُسی خوشبو سے معطر ہے الحق لمؤلفہ

گل افشان ہے خوشبوے خلق عظیم درخشان ہے خورشید نور قدیم	دماغ محبت اثر چاہیے نگاہِ حقیقت نگر چاہیے

اور آپ کے دیدۂ حق نگر کا ادنیٰ معجزہ یہ تھا کہ نزدیک دور۔ اندھیرے اُجالے آگے پیچھے۔ اِدہر اُدہر یکسان دکھلائی دیتا تھا۔ جسد شریف کی لطافت کا یہ عالم تھا کہ پٹکا کمر سے صاف نکلجاتا تھا۔ قدم شریف کے نیچے سنگ خارا موم ہوجاتا تھا۔ صلوا علیہ وآلہ۔ غالب

آئینہ دار پرتو مہرست ماہتاب	شانِ حق آشکار ز شان محمد است

یہ معجزات جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات بابرکات سے متعلق ہین

معجزات متعلق بعالم اجسام بطریق اجمال

ایک دن کے پیدا ہوے بچہ نے آپکی رسالت پر گواہی دی اور کہا اَنتَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم آپکی ندا کے جواب مین مردے نے لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ کہا۔ آپنے اہل صفہ کو ایک کاسۂ طعام سے سیر فرمادیا اور کھانا جون کا تون رہا۔ غزوہ تبوک مین ستر ہزار مجاہدین کو چند آدمیون کی خوراک سے سیر کیا۔ آپنے ایک کوزہ آب سے تمام لشکر کو سیراب فرمادیا۔ آپکی انگلیون سے پانی کے چشمے جاری ہوئے اور اُس سے سب آدمیون و جانورونکی تشنگی رفع ہوئی

آپ کے لعاب دہن سے مجنون اچھا ہوگیا اور حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا درد چشم فوراً جاتا رہا آپ کے ہاتھون کا دھوون پیکر گونگا بولنے لگا حضرت جابر انصاری کا سارا قرض آپنے ایک خرمن چھوارون سے ادا کر دیا اور چھوارے کم نہ ہوئے۔ آپ کی دعا سے حضرت سعد بن ابی وقاص مستجاب الدعوات ہوئے حضرت انس مال و اولاد سے بہرہ مند ہوئے حضرت جابر بن عبداللہ کے دو بیٹے مردہ زندہ ہو گئے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے دولت بے انتہا پائی آپکی دعا سے حضرت عبداللہ ابن عباس ترجمان قرآن بنے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسلام کو ترقی ہوئی قوم مضر مین قحط بھی پڑا اور سمان بھی ہوگیا۔ کسری کی سلطنت پر زوال آیا۔ یہ سب باتین جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا نتیجہ ہین کیا خوب کہا ہے۔ غالب

تیر قضا ہر آئینہ در ترکش حق ست	اما کشاد آن ز کمان محمد ست

اور اسی طرح حیوانات نے جناب خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر بیشتر گواہی دی بھیڑیے کی زبانی آپکی رسالت کا اقرار سنکر یہودی چرواہا مسلمان ہوا ہرنی نے کلمہ شہادت پڑھا آپنے سوسمار سے بمقابلہ کفار اپنی رسالت پر گواہی دلوائی۔ آپکے تمام لشکر ظفر پیکر کو ایک ہرنی نے اپنے دودھ سے سیراب کر دیا

آپ نے بن بیاہی ہوئی بکری کی پشت پر اپنا دست مبارک رکھا وہ فوراً شیردار ہو گئی۔ آپکی حضور مین اونٹ نے اپنے مالک کے ظلم و ستم کی شکایت کی۔ آپ نے شترمست کو اُسکے مالک کی فریاد پر موئے پیشانی پکڑکر فرمان پزیر کردیا۔ کبوترون نے آپکے سر مبارک پر سایہ کیا۔ آپکی نگہبانی کے لیے مکڑی نے غار کے مونھ پر جالا پورا۔ اور کبوترون نے انڈے دیے۔ غالب

دانی اگر بمعنی لولاک واسی	خود ہر چہ از حق است از آن محمد ست

اسی طرح شجر و حجر سے آپکے بیشمار معجزات صادر ہوئے۔ ستون حنانہ نے آپکی جدائی مین اس قدر نالہ کیا کہ مسجد ہلنے لگی۔ آپکی دعا کے وقت حضرت عباس ابن عبدالمطلب کی چوکھٹ اور دیوارون نے تین بار آمین کہی۔ آپکی زبان اعجاز ترجمان سے عظمت و جلال الٰہی سنکر منبر مسجد کا پنٹے لگا۔ آپکے بار عظمت سے کوہ اُحد اور جبل ثُبیر اور حرا کو جنبش ہوئی آپکے صرف ایک اشارے سے کعبے مین تین سو ساٹھ بُت بغیر ہاتھ لگائے گر پڑے۔ آپکے دست مبارک مین کنکریون اور اناراور انگورون نے تسبیح کی۔ بیری کے درخت نے شق ہوکر آپکو رستہ دیا۔ آپکے حکم سے شاخ خُرما نے درخت سے جُدا ہوکر آپکی رسالت پر گواہی دی آپکے اشارے سے درخت اپنی جگہہ چھوڑکر آیا اور کلمہ شہادت پڑھکر پلٹ گیا صلعم و آلہ غالب

واعظ حدیث سایۂ طوبیٰ فرو گزار	کاینجا سخن ز سرو روان محمد ست

معجزات متعلق بعالم اجرام لطور ایجاز

اسی طرح عالم علوی سے بہت سے معجزے اور تصرفات جناب مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نمایان ہین - ابر نے سر اقدس پر سایہ کیا - وقت میلاد شریف ستارے زمین پر جھک پڑے - آپکے اشارے سے آفتاب چھپ جانے کے بعد پھر نکل آیا - انگشت مبارک کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوا وَمَا اَحْسَنَ قَوْلُ الشَّاعِرِ فِيْهِ

بنگر دو نیمہ گشتن ماہ تمام را	کان نیمہ جنبشے ز بنان محمد ست

سب سے بڑھکر واقعہ معراج شریف ہی کہ حضرت کبریاے جلیل نے حضرت خاتم الرسالۃ علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات کے سوا کسی نبی و رسل کو یہ رتبہ خاص اور مرتبہ اختصاص میسر نہین ہوا اور اسکے سبب وقوع مین اہل نکات اور ارباب خبر نے بہت لطائف غریبہ بیان کیے ہین تفصیل اسکی کتب مطولہ مین موجود ہی مختصر یہ کہ جناب باری عز اسمہ کو سرور عالم اشرف بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا علو مرتبت اور اوج منزلت ممالک ملکوت اور عوالم ناسوت پر ظاہر کرنا منظور تھا اور اپنے برگزیدہ حبیب نبی مکرم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خلعت تقرب سے سرفراز فرمانا مدعا اور مراتب اختصاص مین جملہ انبیا علیہم السلام پر شرف امتیاز بخشنا مقصود تھا -

چنانچہ آیہ سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی سے سفر معراج شریف کی خبر مین وارد ہی اور نکتہ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی مرتبہ تقرب الی اللہ پر دال اور کنایہ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی عین شاہدہ حق پر گواہ اور رمز فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی وقوف اسرار الٰہی پر دلیل ناطق اور اشارہ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی ادراک انوار نامتناہی پر برہان صادق ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

یَا مَعْشَرَ اَوْلِیَاءِ لِذِکْرِہٖ تَعَظَّمُوْا	عَلٰی مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا
ای مرے رب کریم تجکو ہزارون سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام و درود

بیان معراج شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ای امتیان حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم حدیث معراج بیس صحابہ جلیل القدر مثل امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ اور جناب عبد اللہ ابن مسعود اور حضرت ابو سعید خدری وغیرہم رضی اللہ عنہم سے منقول ہی اور بروایات متعددہ سب نے بیان فرمایا۔ جمہور محدثین کا اتفاق اس بات پر ہی کہ شرف نبوت کے بارھوین برس رجب کی ستائیسوین تاریخ شب دوشنبہ کو جناب محبوب کبریا علیہ الصلوۃ والسلام ام ہانی کے گھر بستر استراحت پر باسباب ظاہر خواب راحت مین تھے کہ جناب رب العالمین خلاق آسمان و زمین سے روح الامین کو فرمان

واجب الاذعان نافذ ہوا یعنی ای جبریل اسوقت سجادہ طاعت کو سمیٹ اور جادۂ اطاعت مشیت کی طرف پاؤن بڑہا اور ستر ہزار فرشتے ہمراہ لیکر مرغزار بہشت نزہت سرشت مین جا - وہان بیشمار براق میرے حبیب کی سواری کے لیئے مخصوص ہین اُن مین سے ایک براق جو سب مین افضل و بہتر ہو چھانٹ کر لا - اور آج کی رات میکائیل پیمانۂ روزی سے ہاتھ اُٹھائے اسرافیل صور ہاتھہ سے رکھدے عزرائیل قبض ارواح سے ہاتھہ کھینچے - اور ہر ایک تیرے ساتھ چلنے کے لیے تیار رہے - مالک درکات جہنم کو رداے صبر و سکون سے سرپوش کرے رضوان درجات بہشت برین کو بساط زرین اور پردہ ہاے جواہر آگین سے آرائش دے حور و غلمان اپنے گیسوؤن کو عطریات قدس سے بساوین سُرمۂ انتظار آنکھون مین لگاوین ہیکل تسلیم گردنون مین حمائل کرین اور قسم قسم کے تکلفات سے بن سنور کر جادۂ استقبال پر مستعد رہین - اور تمام انبیا علیہم السلام کو آمد حبیب کا مژدہ سُنا عرش سے فرش تک جلوۂ انبساط سے منور اور رائحۂ محبت سے معطر ہوجائے مشرق سے مغرب تک خفتگان خاک سے عذاب دور ہو جائے زمزمۂ شادمانی ہر سمت سے بلند ہو مژدۂ کامرانی سے ہر ایک خرسند ہو ملؤلفہ

ہی عالم قدس مین منادی	معراج حبیب کبریا کی

ہر سمت نشاط کے ہین سامان	خوش خوش حور و ملک خرامان
اک سمت ابوالبشر سرِ راہ	بیتاب نظارۂ شہنشاہ
دیدار کے حسرتی ہین موسے	مشتاق مصافحہ مسیحا
ہین نغمہ کش نشاط داؤد	آمد کی نوید سے ہین خوشنود
وابستۂ انتظار یوسف	دل دادہ و بے قرار یوسف
ہین نوح غریق لجۂ شوق	ادریس رہین حلقۂ ذوق
گو ہر آما ہی معجر چرخ	ہی اوج پہ آج اختر چرخ
افلاک پہ عزت زمین بوس	زینت افزائے عرش قدوس

الغرض جبرئیل علیہ السلام بموجب فرمان پروردگار عالم مرغزار بہشت مین گئے وہان لاکھون براق دیکھے ایک سے ایک حسن وجمال مین یکتا پایا سب کے بعد ایک براق نظر پڑا کہ آثار حسرت ویاس اسکی صورت سے ظاہر تھے روح الامین نے اس سے حال پوچھا کہنے لگا کہ چالیس ہزار برس ہوئے نام نامی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سنکر اشتیاق دیدار مین بیقرار ہون ۔ کھانا پینا چلنا پھرنا بالکل موقوف ہی صرف اسی سہارے پر جیتا ہون لا اعلم

شبیکہ ماہ مراد از افق شود طالع	شود کہ پرتو نورے ببام ما افتد

غرض جبریل علیہ السلام نے اُس براق کو اچھی طرح آراستہ کیا اور میکائیل اور اسرافیل علیہ السلام معہ ستر ہزار فرشتون کے اُنکے ساتھ ہوئے اُس رات کی دھوم دھام شادی کے سامان خوشی کا سمان حدبیان سے افزون ہے ملؤلفہ

معراج کی شب ہے مایۂ نور	ہر چیز ہے آج آیۂ نور
ہر نجم کی آنکھ مطلع الفجر	ہر آنکھہ کی تل مین لیلۃ القدر
باغ عالم مین چشم بردو	ہر نخل ہے آج نخلۂ طور
ہر پترہ کاہ طور شانے	ہر ذرہ بشورلن ترانے
پتا پتا بہشت منظر	قطرہ قطرہ بجوش کوثر
ہر گل بصفائے روئے حورا	سنبل باداے موئے حورا
الحق بخیال عرض توجیہ	تشبیہ پہ ہے گمان تنزیہ

المختصر جبریل علیہ السلام دارالکمال رسالت اور بیت الشرف نبوت مین حاضر ہوئے اور جناب حبیب رب العالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت خواب راحت سے بیدار ہوئے روح الامین نے بعد تحیت وسلام حضرت حق جل وعلا کی طرف سے پیام طلب پہونچایا اور مژدہ معراج سنایا۔ ادھر غسل وطہارت کا

ارادہ ہوا کہ رضوان دو آفتابے یاقوت کے آب کوثر سے بھرے ہوئے لیکر
حاضر ہوا اور ایک طشت زمردین مین آپ کو نہلایا - عمامۂ نورانی سر اقدس پر
باندھا حلۂ بہشتی جسم اطہر مین پہنایا نورانی چادر اُڑھائی سرخ یاقوت کا پٹکا
کمر سے لپیٹا نعلین سبز زیب پائے مبارک کین موتیون کا جڑاؤ کوڑا اور ہی
برق رفتار گھوڑا حاضر ہوا جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مسجد الحرام مین
تشریف لائے میکائیل و اسرافیل مع فرشتگان ہمراہی تعظیم و تکریم بجالائے
جبرئیل علیہ السلام نے باگ پکڑی اور میکائیل علیہ السلام نے رکاب تھامی -
اسرافیل علیہ السلام نے غاشیہ کندھے پر رکھا اور آپ سوار ہوئے اسی ہزار
فرشتے اِدھر اُدھر نور کی قندیلین بہشتی کافور کی شمعین ہاتون مین لیے ہوئے
ساتھ ساتھ چلے جاتے تھے اُنکے نور سے کون و مکان منور اور خوشبو سے سارا جہان

معطر تھا المؤلفہ

ہی جملہ جہان جلوہ گہ وادی ایمن		اُٹھی ہے ردائے رخ زیبائے محمدؐ

الغرض اِس تزک و احتشام اور دھوم دھام سے بیت المقدس مین سواری پہونچی
تمام انبیاء علیہم السلام اور بیشمار ملائکہ جو اُس مہر عظمت و جلال کے منتظر استقبال تھے
رسم تحیت و سلام بجالائے مسجد اقصیٰ مین آپنے شکر کا دوگانہ ادا کیا

اور اُن سب نے اقتدا کیا پھر وہان سے ایک آن واحد مین پانسو برس کی راہ طے
فرماکر آسمان دنیا پر نزول اجلال فرمایا اور بمصداق آیہ شریف وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ
اِلَّا هُوَ بے شمار فرشتون کو دیکھا کہ سروقد کھڑے ہوئے تسبیح و تہلیل مین
مصروف ہین آپنے یہ عبادت پسند فرمائی اور نماز مین قیام فرض ہوا اور اسی
آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی بعد تحیت و سلام کے
جناب ابو البشر علیہ السلام نے خوش ہوکر آپکو دعائین دین من بعد بے انتہا
عجائبات ملاحظہ فرماتے ہوئے دوسرے آسمان پر تشریف فرما ہوئے
ایک جماعت فرشتون کی دیکھی کہ نہایت ادب سے رکوع مین جھکے ہوئے
ہین روح الامین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب سے یہ فرشتے پیدا ہوئے ہین
اسی عبادت مین مشغول ہین کبھی اور طرف کو آنکھ اُٹھاکر بھی نہین دیکھا غرض اس جا ئے
نماز مین رکوع فرض ہوا اور اسی آسمان پر حضرت یحییٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی
جب تیسرے آسمان پر نہضت فرما ہوئے تمام فرشتون کو سجدہ مین مصروف پایا
فرشتون نے سجدے سے سر اُٹھاکر جناب حبیب رب العلمین کو سلام کیا اور پھر اُسی
طرح اپنی عبادت مین مشغول ہوگئے اسی مقام پر ہر رکعت مین دو سجدے فرض
ہوئے اور یہین حضرت یوسف علیہ السلام سے معانقہ ہوا اور حضرت داؤد

اور حضرت سلیمان علیہا السلام سے ملاقات ہوئی اُنہون نے کہا مبارک ہو
یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج کی رات خداوند کریم نے آپ کو وہ رتبہ عطا کیا ہی کہ کسیکو
نہ ملا آپ بھی شفاعت امت مین کوتاہی نفرماوین پھر جو تھے آسمان کو آپ نے
قدوم مبارک سے شرف بخشا بہت سے فرشتون کو صف بصف دوزانو بیٹھے ہوے
تسبیح الٰہی مین متوجہ دیکھا او نماز مین قعدہ اخیرہ فرض ہوا اسی آسمان پر عیسیٰ علیہ السلام
سے مصافحہ ہوا اور جناب موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام سے ملاقات ہوئی حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے بکمال مسرت آپ سے معانقہ کیا اور کہا شکر ہے اُس خدائے کریم کا جسنے
آپکے دیدار پر انوار سے مجکو مسرور کیا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج بحضور خدائی جلیل
آپ کو وہ مرتبہ تقرب حاصل ہی کہ نہ پہلے کسیکو ہوا نہ آئندہ ہوگا اس وقت رحمت
الٰہی کمال جوش پر ہی جو کچھ چاہو مانگ لو مگر اپنی امت ناتوان کا دھیان رہے
امت پر جو عبادت فرض کیجائے اُسکی تخفیف مین جہانتک ہوسکے سعی فرمانی
چاہیئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت جناب کلیم اللہ کی خوب متوجہ ہوکر سنی
اور یاد رکھی اسی آسمان پر بیت المعمور کی سیر کرکے دو رکعت نماز نفل ادا کی اور جسطرح
بیت المقدس مین انبیا علیہم السلام پر آپنے امامت کی تھی یہان جمیع ملائکہ نے
آپکے پیچھے نماز پڑھی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ اجماع ملاحظہ فرمایا

تو دل مین آیا کہ کاش میری امت مین بھی مثل اسکے ظاہر ہو چنانچہ عید المومنین یعنی روز جمعہ عطا ہوا پانچوین آسمان پر حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل اور حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب اور حضرت لوط علیہم السلام سے ملاقات ہوئی اور سبنے مصافحہ کیا چھٹے آسمان پر حضرت نوح اور حضرت ادریس علیہما السلام ملے اور تحیت و سلام بجا لائے اور جناب نوح علیہ السلام نے آپسے معانقہ کیا اور خوش ہوکر دعا دی ساتوین آسمان کے عجائب و غرائب ملاحظہ فرماکر سدرۃ المنتہی تک پہونچے اور وہان بھی بے انتہا ملائکہ کو مشتاق زیارت پایا آپ کو دیکھتے ہی سب تعظیم و تکریم بجالائے اور زبان حال سے گویا یون عرض کیا لا اعلم

ای بدرت ملک و ملک ملتجی	جئت الینا ولنعم الملجی
خاک درت بر سر ما تاج باد	ہر شب عمرت شب معراج باد

غرض رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سدرۃ المنتہی سے آگے چلے جبریل علیہ السلام حجاب زربفت تک پہونچا کر چلنے سے رہ گئے اور کہا سعدی شیرازی نے

اگر یک سر موے برتر پرم	فروغ تجلی بسوزد پرم

پھر آپنے ستر ہزار پردے نور کے طے کیے یہانتک کہ براق بھی چلنے سے عاری ہوا پھر رفرف نے قریب عرش کے پھونچا دیا اور غائب ہوگیا

اور وہان سے جذب طلب الٓہی سنے بہت سے حجاب اور نور کے پردے طے کرا کے مقام قَابَ قَوۡسَیۡنِ اَوۡ اَدۡنیٰ مین داخل کیا وہان جو کچھہ دیکھا اور سُنا ہرگز کوئی آنکھ نہین دیکھہ سکتی اور کبھی کوئی کان نہین سُن سکتا۔ لَا اَعۡلَمُ ٥

میان طالب و مطلوب رمزیست | کراماً کاتبین راہم خبر نیست

خمسہ لمؤلفہ

چہ شبیکہ خواجۂ دوسرا ز زمین شدہ بسر سما | بفراز عرش نہادہ پا بگزشتہ انجمن دنا
بمحل قرب گرفت جا نظرے بمنظر ما طغیٰ | ہمہ تر زبان ہمین ندا کہ حبیب حضرت کبریا

بَلَغَ الۡعُلیٰ بِکَمَالِہٖ بَلَغَ الۡعُلیٰ بِکَمَالِہٖ

ہمہ آنکہ وقف ظہور شد ز فروغ نو ر حضور شد | بزمین تجلی طور شد بسپہر جلوۂ نور شد
بہ چو ضیاش روبنور شد بشر و فرشتہ و حور شد | ظلمات دہر بدور شد ہمہ نور شد ہمہ نور شد

کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

بسخاست اکرم اکرمین بخبر بشارت شفیع نذیر | بصفات رحمت عالمین بخطاب خاتم مرسلین
بعلو رتبہ شاہ دین بہ باولین بہ باخرین | بنگارش صفت گزین صیر خامہ شنید مر این

حَسُنَتۡ جَمِیۡعُ خِصَالِہٖ حَسُنَتۡ جَمِیۡعُ خِصَالِہٖ

بزبان بنام احمد مجتبیٰ بلبم محمد مصطفیٰ | چہ خوش ست نام تو مرحبا چہ خوش است نام تو مرحبا

کہ نگاشت مدح تو سید اکر بگفت وصف تو جز خدا	زبان علوی بینوا چکیدا ین ترانۂ جانفزا
	صلوا علیہ والہٖ صلوا علیہ والہٖ

روایت صاحب روضۃ الاحباب تحریر فرماتے ہین کہ دائرہ تقرب مین اول جناب باری عز اسمہ کی طرف سے یہ ارشاد ہوا اَنَا وَاَنْتَ وَمَا سِوٰی ذٰلِکَ خَلَقْتُہَا لِاَجْلِکَ یعنی مقصود مین اور تو اور اسکے سوا سب کچھ جو پیدا ہوا تیرے لیے ہے پھر جناب رب الارباب کی طرف سے خطاب ہوا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے واسطے کیا تحفہ لایا عرض کیا ای خالق کون و مکان ای مالک زمین و آسمان دو چیز لایا ہون ایک مین امت کی تقصیرات طاعت دوسرے مین انکی جفا و معصیت ارشاد ہوا تقصیرات طاعت کے لیے میرا دامن رحمت کشادہ ہی اور جفا و معصیت کے واسطے تیرا دست شفاعت دراز ہی سبحان اللہ و بکرمہ وصلوا علیہ و آلہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اُس وقت حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنی ثنا مین ان کلمون کے کہنے کا حکم فرمایا یعنی اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالطَّیِّبَاتُ جب یہ تعریف عرض کی گئی خطاب ہوا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اُسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یاد فرما کر اس سلام کے جواب مین عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اس مقام پر ارباب

نکات نے لکھا ہی کہ السلام علینا صیغہ جمع کے ساتھ باستثنا عباد اللہ الصالحین
کے مخصوص ہی گنہگاران امت کی یاد آوری پر اللہ اکبر کیا رافت و رحمت ہی اُس
جناب پاک کی امت خطا کار پر کہ اس جا سے بھی ہم سیہ کارون کو علاقہ معیت
سے جدا نہ فرمایا۔ صلوا علیہ وآلہ الغرض جو وقت ملائکہ مقربین کو جناب حبیب
رب العالمین خاتم المرسلین کا یہ مرتبہ اختصاص معلوم ہوا بالاتفاق سب نے
عرض کیا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اسکے بعد جناب باری عز اسمہ سے ارشاد ہوا کہ اے حبیب میرے جو کوئی سفر سے
گھر جاتا ہی اُسکے لیے کچھ تحفہ ضرور ہے یہ جو کچھ مین نے اور تونے اور فرشتون
نے کہا یہ ہماری طرف سے تیرے ساتھیون کے لیے ہدیہ بے بہا ہی یعنی
التحیات ہر نماز مین پڑھا کرین اور دولت و سعادت سرمدی سے مشرف ہون
من بعد آپنے عرض کیا الٰہ العالمین میری امت کے لیے اور کیا تحفہ ہی ارشاد ہوا
مین اُن کا مددگر نیوالا ہون اُنکی حیات اور ممات اور قبر اور حشر اور نشر مین فَطُوْبٰی
لَكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ وَبُشْرٰى لَكُمْ پھر حکم ہوا ای محبوب میرے آج بخشش کی
رات ہی جو کچھ مانگے گا عطا کرونگا آپنے موسیٰ علیہ السلام کی وصیت یاد کر کے
عبادت کی تخفیف مین بہت سعی کی اور جناب الٰہی مین قبول ہوئی اور طرح طرح کی

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ یعنی اے پروردگار میرے نہ مواخذہ کر مجھسے اور میری امت سے ان چیزون کا جو بھول چوک سے صادر ہون اور نہ رکھ ہمپر بوجھ بھاری جیسا اگلی امتون پر رکھا یعنی ہماری شریعت کو مثل اگلی شریعتون کے دشوار نکر اور ہمپر وہ بوجھ نرکھ جسکے اُٹھانیکی ہم کو طاقت نہو اور بخش تو ہمسے اُس کام کو جو تیرے لایق نہو اور چھُپا ہماری بُرائیون کو اور ہم پر رحم کر تو ہمارا مالک ہی اور فتح دے ہم کو کافرون پر یہ دُعائین اللہ جل شانہ نے قبول فرمائین روایت منقول ہی کہ جسوقت شہنشاہ عرش نشین حبیب رب العالمین علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم حضرت حق جل وعلا سے رخصت ہوکر بہشت و دوزخ کی سیر فرماتے ہوئے آرامگاہ مین تشریف لائے بچھونا جسپر خواب استراحت مین تھے گرم پایا اور زنجیر حجرہ ہلتی دیکھی اول آپنے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب اپنی چچازاد بہن کو اس واقعہ سے شرف آگہی بخشی پھر حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سب حال بیان فرمایا جناب صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ تمام ماجرا سنکر عرض کیا صدقت یا رسول اللہ صلے اللہ

علیک وسلم خطاب صدیق اکبر کا یا یا صلوا علیہ وآلہ - لمؤلفہ

کلام ختم ہوا قصہ مختصر علوی
بنی ہین دونو جہان ختم الانبیا کے لیے

یا معشر الولاء لذکرہٖ تعظموا
علی محمد ن المصطفیٰ صلّوا وسلّموا

ای مرے رب کریم تجکو ہزار ہا سجود
اپنے بنی پر مدام بہیج سلام و درود

فی المناجات

خدایا در شاہ بطحا دکھادے
ندیدون کو دیدار مولے دکھادے

سحاب کرم کا ہو چھینٹا ادھر بھی
پیاسون کو رحمت کا دریا دکھادے

جو عتبہ ہے مسجود گردبیون کا
وہ عرش العلی حق تعالیٰ دکھادے

قصور جنان زاہدون کو مبارک
مجھے جنت الخلد طیبہ دکھادے

الٰہی کرم کر - کرم کر - الٰہی
مدینہ دکھادے مدینہ دکھادے

سدا ڈھونڈتی ہین جسے میری آنکھین
وہ حسن وجمال دل آرا دکھادے

مرے دل مین حسرت کا ہی داغ حسرت
وہ نقش نگین تمنا دکھادے

وہ چشم حقیقت نگر چاہتا ہون
جو گھر بیٹھے مکہ مدینہ دکھادے

وہ قلب محبت اثر مانگتا ہون
جو مقصود جذب تمنا دکھادے

یہان کرم مین جو رحمت لقب ہے
وہ نیسان رحمت برستا دکھادے

اُف سجود کہ سے ... ایک ... دریا
وہ ... دکہا دے

ہے اُس پردۂ در تلک کب رسائی
مرے دل کے پردے مین جلوا دکھا دے

ان آنکھون سے یا دل کی آنکھون دیکھون
جمالِ سراوجِ علیا دکھا دے

بنی چشم دل شمع طور بے تجلّے
رخ آفتاب تدلّی دکھا دے

خودی کا اُٹھا دل سے علوی کے پردہ
خدائی کا اپنی تماشا دکھا دے

ایضاً فی الشوق

ہے آرزومند لقا مولی تولائی ترا
تجھپر فدا تجھپر فدا مولی تولائی ترا

رکھتا ہی ہے ورد لب ہر آن ہر دم ہر نفس
صل علی صل علی مولی تولائی ترا

شیخین کا مدحت سرا ختنین کا محو ثنا
سبطین کا رہن ولا مولی تولائی ترا

شمس و قمر ارض و فلک جن و بشر حور و ملک
ساری خدائی اور خدا مولی تولائی ترا

مقصود حق جانا تجھے بر حق احق مانا تجھے
سمجھا کچھ اسکے بھی سوا مولی تولائی ترا

برہم ہین اہل شرع کیون ہے بحث اصل و فرع کیون
کیا بیخودی مین کہہ اُٹھا مولی تولائی ترا

کھل جائے چشم دل اگر آنے لگے سب کچھ نظر
جو دیکھتا ہے بر ملا مولی تولائی ترا

کیا جانون مین کیا ہون مگر کہتا ہے مجکو ہر بشر
مولی تولائی ترا مولی تولائی ترا

تجھسے خجل حق سے خجل یہان منفعل وہان منفعل
ہے غرق سیل حیا مولی تولائی ترا

تجھسے ہے تیری آرزو تجھسے ہے تیری جستجو
رکھتا ہے تیرا آسرا مولی تولائی ترا

خون جگر کبتک پیے یون نہ مرا کبتک جیے
اس لیت سے اکتا چلا مولی تولائی ترا

سوبہ مجھسے موڑا آس نے گھیرا ہی آکر یاس نے
مایوس ہو وا مرتا مولی تولائی ترا

ہن مصائب ہو کے یون وقف نوائب ہو کے یون
در در پہ پھر وا غرتا مولی تولائی ترا

مرہون ماحتیاج ہو محتاج کا محتاج ہو
بندا ترا بردا ترا مولی تولائی ترا

کیا قابل رافت نہین کیا در خور رحمت نہین
کیون وقف استغنا ہوا مولی تولائی ترا

ہان ای طبیب مہربان ہو چارۂ درد نہان
اب کہ کے ہاتون مٹا مولی تولائی ترا

پردے مین جلوہ کبتلک ہو اس طرف بھی اک جھلک
ہی حسرت دیدار کا مولی تولائی ترا

جلوہ ذرا دکھلائیے تسکین دل فرمائیے
دوری سے بس گھبرا گیا مولی تولائی ترا

ملجائے کچھ بہر خدا ہی دیر سے در پر کھڑا
علوی فقیر بینوا مولی تولائی ترا

تقریظ

بچکیدۂ کلک جواہر سلک ناظم عدیم المثال شاعر بدیع الخیال زبدۂ اہل کمال سید الشعرا عمدۃ الحکما استاذ زمن جناب حکیم سید محمد حسن صاحب دہلوی سلمہ اللہ تعالے

اللہ اکبر کارکنان ایجاد و تکوین کس گرمجوشی سے محو انتظام ہین آسمان گان دل بادل ایستادہ ہے - دھوپ چھانو کا فرش ہو رہا ہے سبزہ زار کی قالینین بچھے ہوئی ہین - پہاڑون کے میز فرش رکھے ہین - بجاول آفتاب سرگرم بخت و پز ہے - سقائے ماہ آب پاشی کرتا پھرتا ہے اشجار میوہ دار پیشکش کے واسطے ڈالیان لیے کھڑے ہین - جا بجا چمنون کے گلدستے لگائے گئے ہین - مروحہ جنبان نسیم و صبا ٹہلتے پھرتے ہین نسیچیان مرسل صحیفون کے فرمان لیے بند و بست کرتے چلے آتے ہین - کائنات کی بھیر و بھگاہ نے عرصہ گاہ ارض و سما کو گھیر لیا ہے نافہ کشائے نفحات لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ اور عطر بیزی شمائم لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ نے مشام مخلوقات کو معطر کر دیا ہے - برکات جلوہ ریز ہین - اور رحمتین ہمعنان شاہنشاہ عالیجاہ خلاصۂ موجودات زبدۂ مخلوقات باعث جز و کل فخر رسل ہادی سبل خاتم النبیین رحمۃ للعالمین ؎ حسن

روح مجسد سر مجسم صلی اللہ علیہ وسلم	سرور عالم سید آدم صلی اللہ علیہ وسلم
اجمل و اکمل اعظم و اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	اطہر و انور اطیب و ازہر اشرف و اعلیٰ قدس و ازکے

حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزم آرائی میلاد شریف ہے اور انعقاد

سر تکدۂ جشن مقدم کاسامان - اگرچہ وہ روز عالم افروز پرتو نور احمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس ازاتمام نعمار الٰہیہ و نشر برکات و حسنات نامتناہیہ فی حد ذاتہ اک چشم زدن مین اپنی بہار دکھلا کر گزر گیا مگر جان نثاران صادق و امتیان عاشق کی نگاہون مین ہنوز مہروزاول ہی شیفتگان مشتاق و مداحان عشاق سلف و خلف نے نظماً و نثراً صدہا رسائل اس ذکر منیف و بیان لطیف مین تالیف فرماکر ذخیرہ اندوزی ثواب دارین کی مگر فی زماننا ناظم بے بدل ناثر فقید المثل زبان دان فصیح البیان بدیع الخیال طلیق اللسان بادہ سرجوش حب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین سرشار عاشق زار سنت رسالت پناہی متبع و جان نثار محامد ممدوح الٰہی شیفتۂ ذکر مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم برادر اعز وارشد **ابوالمحمود سید کفایت علی علوی** ہاپوڑی نے جو یہ رسالہ موسوم بہ **مظہر الاسلام فی میلاد النبی علیہ السلام** تالیف فرمایا ہی لطافت بیان اور سلاست زبان موزونی ترکیب و حلاوت تقریر مین بےمثل و بےنظیر ہی مؤلف نے جو محنت موفور اور کوشش بلیغ اسکی جمع و تالیف مین کی ہی معرض تحریر مین نہین آسکتی اسکی خوبیان دیکھنے پر منحصر ہین المختصر حسن

سے یہ نامہ تبہ کردار تہ دل سے دعا کرتا ہے کہ ایزد تقدس وتعالی مؤلف رسالہ اور اسکے لکھنے پڑہنے دیکھنے سننے لینے دینے والونکو بہ برکت اِس ذکر اقدس کے جمیع بلیات وآفات ارضی وسماوی جنی والنسی سے اپنی حفظ وامان مین رکھے اور بطفیل اپنے حبیب پاک کے دونو جہان کی نعمتون سے متمتع اور فائز المرام فرما دے آمین اللھم آمین

قطعہ تاریخ من نتائج فکرت صحیح حکیم محمد عمر صاحب متخلص بہ فصیح ملازم راج الور

مژدہ کہ نسیم نفس حضرت علوی
ہے طرفہ بیان مولد محبوب خدا کا
یہ ذکر ہے زخم دل بیمار کا مرہم
جان دادۂ حب نبوی کے لیے اسمین
ہان زندۂ جاوید غم عشق نبی کو
الحق کہ زبان لال ہیر اظہار ثنا مین
تاریخ کی تہی فکر فصیح آج کہ ناگاہ

نزہت گہ عالم مین عجب غالیہ سا ہی
حرز دل و جان صل علی صل علی ہی
یہ ذکر مریضانِ معاصی کی دوا ہی
ہر لفظ بوصف لب اعجاز نما ہے
ہر حرف مین اسکے اثرِ آب بقا ہی
میلاد نبی مظہر انوار خدا ہے
ہاتف نے کہا نسخۂ بیمثل چھپا ہی
۱۳۰۸ھ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی ثنا والشکر علی نعمائہ والصلوۃ والسلام نبیہ واصفیائہ بعد حمد وصلوۃ کے ناظرین باتمکین کو مژدہ ہو کہ اندنون بفضل وکرم واہب العطیات یہ رسالہ مظہر الاسلام فی میلاد النبی علیہ السلام اس مطبع مین طبع ہوکر شائقین کے لیے ہدیۂ پیشکش ہے امید کہ نعمت غیر مترقبہ کو دیکھکر ہر فرد بشر حظ وافر اُٹھائیگا اور عشق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ذوق کامل حاصل کریگا اور کیون نہو اسکے مؤلف عاشق رسول مداح جناب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سید ابو المحمود مولوی کفایت علی صاحب متخلص بعلوی ہاپوڑی ہین حق یہ ہے کہ مؤلف ممدوح نے جسقدر خون جگر پی کر اور محنت اُٹھا کر یہ لکھا ہے کچھہ اُنکا ہی دل جانتا ہے واقعی بہت خوب لکھا ہے خداوند تعالے اسکو قبول فرماوے اور ہماری سعی اور اُنکی سعی کو مشکور فرماوے ناظرین سے امید ہے کہ ہم کو بھی دعا مین نہ بھولینگے فقط

اطلاع

یہ کتاب حسب ضابطہ رجسٹری کرا کر بحق مؤلف کتاب ہذا محفوظ کی گئی ہے کوئی شخص بلا اجازت صریح اسکے طبع کا مجاز نہین محمد عبد الاحد مالک ومہتمم مطبع مجتبائی دہلی

جنگ نامہ حنیف اردو

مجموعہ وفات نامہ شامل پنج رسالہ۔

وفات نامہ تصنیف لطیف حضرت بلال فضل الٰہی علیہ

تنقیح الشبہات یمین

تحفۃ الحرمین فی بیان احکام الدارین

زبدۃ المناسک احکام حج وعمرہ وغیرہ از تالیفات مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی۔

زاد السبیل الی دار الخلیل اردو۔

رسالہ حج مطبوعہ صدیقی۔ از حسن بصری رح

زینت الایمان

دولہ دلھن کا کھلونہ

شرع محمدی اردو منظوم

راہ نجات یہ دین کی کتاب عورتوں اور بچوں کے لئے لکھی ہے۔ مطبوعہ مطبع مجتبائی

مفتاح الجنۃ محشی

خلاصۃ الفقہ

زجر شبان غیبت کا بیان اردو از مولوی عبدالحی صاحب

عمدۃ النصائح از مولوی عبدالحی صاحب رح

رسالہ نوافل رمضان مبارک فارسی مطبوعہ صدیقی

تحفۃ الزوجین میاں بی بی کے حقوق۔

ہادی الناظرین ترجمہ آداب الصالحین

از مولوی محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی رح

قیامت نامہ بہشت نامہ اردو

رسالہ عقیقہ اردو

فلاح دارین از نواب قطب الدین خان صاحب رح

احکام العیدین اردو۔

تحریم الغنا

فضائل الشہور والصیام اردو

راہ جنت مسائل ہیں مستورات کے لیے عمدہ کتاب ہے

تنبیہ الغافلین

ستہ ضروریہ دینیہ

زاد المسلمین ترجمہ رسائل اربعین مولانا شاہ اسحق صاحب نبیرہ

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی اسمیں چہل ضروری مسائل حالت

مولود سے تا وفات جو کچھ کرنا چاہیے سب لکھا ہے۔

جواہر القرآن جدید مرتبہ جناب مولانا محمد احسن صاحب ترجمہ اردو

دلائل الخیرات مترجم اردو نظامی۔

حزب البحر مترجم اردو مرتبہ مولوی عبدالصمد صاحب سلمہ اللہ تعالی

حکایات الصالحین

مقاصد الصالحین

مذاق العارفین ترجمہ اردو احیاء العلوم از مولوی

سراج السالکین ترجمہ منہاج العابدین مجتبائی نہایت

ضیاء القلوب از حاجی امداد اللہ صاحب

مجموعہ سمجھ بوجھ اردو مجتبائی۔

اعلان

کاپی رائٹ اس کتاب کا حسب ضابطہ محفوظ ہے کوئی شخص بلا اجازت صریح مؤلف کتاب ہذا کے
اس کتاب کی طبع کا مجاز نہیں

اور

ہر قسم کے قرآن شریف - حمائل - سادہ - مترجم (اسی مطبع کی مطبوعہ حمائل شریف مصری مترجم اردو ایک اشرفی فی غلطی انعام والی بقیمت للعہ بلا جلد و مجلد درجہ اول صہ مع محصول ہدیہ ہوتی ہے) وکتب دینیات عربی - فارسی - اردو - وکتب درسیہ مدارس عربی اسلامی و نیز کتب سرکاری سررشتہ تعلیم وکتب مصنفہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی و حضرت شاہ ولی اللہ و مولوی محمد قاسم صاحب رحمہم اللہ و مولوی نذیر احمد صاحب و مولوی الطاف حسین حالی و شمس العلما مولوی ذکاء اللہ صاحب. و مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب تفسیر حقانی

و دیگر کتب مطبوعۂ

مصر بمبئی کلکتہ لکھنو کانپور آگرہ بریلی میرٹھ دہلی وغیرہ وکتب اثنی عشریہ و تصوف و لغات و طب و ہیئت و ہندسہ و جبر و مقابلہ و ریاضی و دواوین و قصص وکتب متفرقہ نایاب زمانہ بھی اسی مطبع مجمع العلوم **مطبع مجتبائی دہلی** سے نقد قیمت آنے پر بکفایت مل سکتی ہیں -

العبد

محمد عبد الاحد مہتمم و مالک مطبع مجتبائی دہلی ماہ مارچ ۱۸۹۱ء